روزہ کے قدیم وجدید مسائل کی جامع کتاب بنام

صوموا تصحوا

روزہ رکھو صحت مند رہو گے (حدیث)

روزہ کے ضروری مسائل

مؤلف

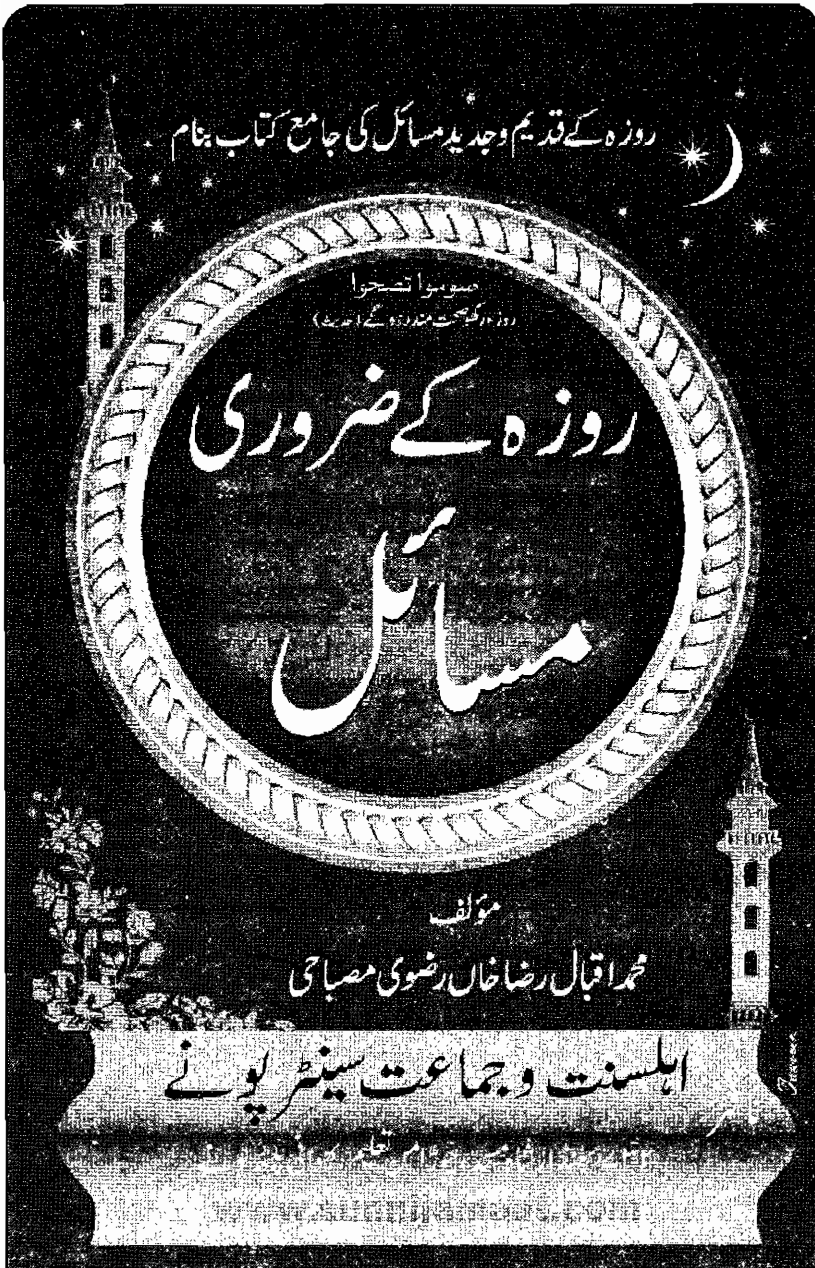
محمد اقبال رضا خاں رضوی مصباحی

ناشر

اہلسنت وجماعت سینٹر پونے

۳۲۷/ رجھنڈار شاہ مسجد، چوڑامن تعلیم، بھوانی پیٹھ پونے

www.sunnijamaat.com


روزہ کے قدیم وجدید مسائل کی جامع کتاب بنام
صوموا تصحوا
روزہ کے ضروری مسائل
مؤلف
محمد اقبال رضا خاں رضوی مصباحی
اہلسنت وجماعت سینٹر پونے

نام کتاب : روزہ کے ضروری مسائل

مرتب : مفتی محمد اقبال رضا خان رضوی مصباحی

صفحات : 112

تعداد : 1000

سن اشاعت : ذی القعدہ ۱۴۳۵ھ/ستمبر ۲۰۱۴ء

کمپوزنگ وسرورق : تنویر مبارک پوری 9028775438

قیمت : =/60

پریس : اسٹیپ اِن پونے

ملنے کا پتہ

اہلسنت و جماعت سینٹر

۳۲۷/بھنڈار شاہ مسجد، چوڑا من تعلیم بھوانی پیٹھ پونے

موبائیل 09423244407 / 07057861220

مختصر فہرست

☆☆☆

ابتدائیہ

باسمہٖ تعالیٰ

اللہ کے رسول ﷺ کا ارشاد ہے "علم حاصل کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے" (مشکوٰۃ)

اس ارشاد کے تحت علمائے کرام فرماتے ہیں کہ علم سے مذہبی علم مراد ہے جو مسلمانوں کو وقت پر جاننا ضروری ہے مثلاً جب انسان مسلمان ہوا تو اُس پر اللہ تعالیٰ کی ذات وصفات اور رسول اللہ ﷺ کی نبوت ورسالت اور ہر اُس چیز کا جاننا واجب ہے جس کے بغیر ایمان صحیح نہیں ہے اور جب نماز فرض ہوئی تو نماز پڑھنے کا طریقہ اور اس کے ضروری مسائل ،وضو وغسل اور طہارت و پاکی کے ضروری مسائل کا جاننا اس پر واجب ہے ۔اسی طرح حج فرض ہوا تو حج کے مسائل مالکِ نصاب ہوا تو زکوٰۃ کے مسائل ،شادی کا وقت آیا تو نکاح وطلاق اور میاں بیوی کے تعلق سے دوسرے مسائل کا جاننا اس پر واجب ہے وعلیٰ ھٰذا القیاس۔

روزہ ایک جامع اور اخلاص ووفا پر مبنی عبادت ،ذاتِ خداوندی پر پختہ یقین اور خشیتِ الٰہی کا آئینہ دار ہے ۔نماز کی طرح فرض اور اسلام کے پانچ ارکان میں سے ایک اہم رکن ہے۔

بندہ پر اس کے متعلق مسائل واحکام کا جاننا بھی واجب ہے مثلاً یہ جاننا کہ روزہ کن باتوں سے فاسد ہوجاتا ہے اور کن سے نہیں ۔روزہ میں کیا باتیں جائز

ہیں اور کیا نہیں؟ کن باتوں سے روزہ مکروہ ہوتا ہے اور کن سے نہیں۔

اسی مقصد کے تحت زیرِنظر کتاب میں روزہ کے ضروری مسائل کو اختصار کے ساتھ بیان کیا گیا ہے تاکہ ایک عام آدمی بھی آسانی سے استفادہ کرسکے اور اپنے روزہ کو باتمام وکمال انجام تک پہنچا سکے۔

یہاں یہ بات یادرہے کہ اس کتاب میں جن افعال اور چیزوں کا ذکر کیا گیا ہے اُن کا تعلق روزہ کے فاسد ہونے، فاسد نہ ہونے یا کراہت وعدمِ کراہت سے ہے رہی یہ بات کہ خود وہ افعال اور چیزیں شرعاً جائز ہیں یا نہیں اور ان کے شرعی احکام کیا ہیں اس سے اس کتاب میں بحث نہیں ہے ان کے شرعی احکام دیکھنا ہوں تو فقہ کی کتابوں میں اُن کے متعلقہ ابواب کی طرف رجوع کریں۔

ناچیز اپنی کم علمی کے اعتراف کے ساتھ علمائے کرام، احباب اور ذی شعور قارئین کے مفید مشوروں اور اصلاح کا امیدوار ہے۔

دعا ہے کہ ربِّ قدیر اس کاوش کو مسلمانوں کے لئے نفع بخش، احقر اور اس کے احباب کے لئے ذریعۂ نجات بنائے آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ اجمعین۔

محمد اقبال رضا خاں رضوی مصباحی

اہرو ضلع رام پور یوپی۔

۲۹ / ذوالقعدہ ۱۴۳۵ھ بروز جمعرات / ۲۵ / ستمبر ۲۰۱۴ء

9423244407/9639999156

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی ونسلم علی رسولہ الکریم

روزہ کا معنی

شریعت میں روزہ کا معنی ہے مسلمان کا عبادت کی نیت سے صبح صادق سے لے کر سورج ڈوبنے تک اپنے آپ کو قصداً کھانے، پینے اور جماع سے روکے رکھنا اور عورت ہے تو اس کا حیض ونفاس سے پاک ہونا شرط ہے۔ (کتاب المبسوط جلد ۳ ص ۵٦ کتاب الصوم، درمختار جلد ۳ ص ۳۳۰ کتاب الصوم)

روزہ کی قسمیں

روزہ کی آٹھ قسمیں ہیں

(۱) فرضِ معین جیسے رمضان کا ادا روزہ۔

(۲) فرضِ غیر معین جیسے رمضان کا قضا روزہ اور کفارہ کے روزے۔

(۳) واجب معین جیسے نذرِ معین کا روزہ مثلاً نذر مانی کہ پیر یا جمعرات کے دن روزہ رکھوں گا تو اب خاص اُسی دن روزہ

رکھنا واجب ہے۔

(۴) واجب غیر معین جیسے نذر مطلق کا روزہ مثلاً نذر مانی کہ میرا فلاں کام ہو جائے گا تو روزہ رکھوں گا اور دن متعین نہیں کیا تو کسی بھی دن رکھنا جائز ہے۔

(۵) نفل مسنون جیسے عاشورہ یعنی دسویں محرم کا روزہ نویں محرم کے ساتھ۔

(۶) نفل مستحب جیسے عرفہ کا روزہ، ایام بیض یعنی ہر ماہ تیرہویں، چودہویں، پندرہویں تاریخ کے روزے، پیر اور جمعرات کا روزہ، عید کے بعد شوال کے چھ روزے اور صومِ داؤدی یعنی ایک دن روزہ رکھنا ایک دن افطار کرنا۔

(۷) مکروہ تنزیہی جیسے صرف ہفتہ کے دن کا روزہ، صومِ دہر صومِ وصال اور سنت ونفل روزوں کو اکیلا رکھنا۔

(۸) مکروہ تحریمی جیسے عید الفطر یا عید الاضحٰی اور گیارہ، بارہ تیرہ ذی الحجہ کے روزے۔

(درمختار ج۳ص۳۳۴ تا۳۳۷ کتاب الصوم)

روزہ کی فرضیت

روزے ہجرت کے ایک سال چھ ماہ بعد شعبان کے مہینے میں

فرض ہوئے۔نماز کی طرح روزہ کی فرضیت قطعی ہے۔قرآن میں ہے"یا یھاالذین اٰمنوا کتب علیکم الصیام" اے ایمان والوتمہارے اوپر روزے فرض کئے گئے۔(سورۂ بقرہ آیت ۱۸۳،پ۲)اورحدیث میں ہے

"بنی الاسلام علی خمس شھادۃ ان لاالٰہ الااللہ و ان محمدا عبدہ و رسولہ و اقام الصلوۃ وایتاء الزکوٰۃ و حج البیت وصوم رمضان"

ترجمہ۔اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے(۱)اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں (۲)نماز پڑھنا(۳)زکوٰۃ دینا(۴)حج کرنا(۵)رمضان میں روزے رکھنا۔

(مسلم اول کتاب الایمان باب بیان ارکان الاسلام الخ)

روزہ کی فرضیت کا انکار اور رمضان میں علی الاعلان کھانا، پینا

روزہ کی فرضیت کا انکار اور اس کا مذاق اُڑانا کفر ہے اور بلاعذر روزہ نہ رکھنے والا سخت گنہ گار مستحق عذاب نار اور لائق سزاوقید ہے۔بحرالرائق میں ہے"المفطر فی نھار رمضان یعزر ویحبس" رمضان میں دن میں کھانے

والے کو سزا دی جائے گی اور اُسے قید کیا جائے گا بلکہ اگر کوئی بلا عذر کھلم کھلا کھائے، پیئے تو بادشاہ اسلام کو اُسے قتل کردینے کا حکم ہے۔ درمختار میں ہے "ولو اکل عمداً شھرۃ بلا عذر یقتل" اگر کوئی رمضان میں بلا عذر اعلانیہ قصداً کھائے تو اسے قتل کردیا جائے۔

(درمختار جلد ۳ ص ۳۹۲ کتاب الصوم باب مایفسد الصوم ومالا یفسدہ)

ایسا ہی بہار شریعت حصہ ۵ ص ۹۸ میں ہے اور ردالمحتار میں ہے "قال شرنبلالی صورتھا تعمد من لا عذر لہ الاکل جھارا یقتل لانہ مستھزئی بالدین او منکر لما ثبت منہ بالضرورۃ" شرنبلالی نے کہا کہ اس کی صورت یہ ہے کہ جو بلا عذر قصداً اعلانیہ کھائے اسے قتل کردیا جائے اس لئے کہ وہ دین کے ساتھ مذاق کرنے والا اور ضروریات دین کا منکر ہے۔

(ردالمحتار جلد ۳ ص ۳۹۲ کتاب الصوم باب مایفسد الصوم ومالا یفسدہ)

☆☆☆

ماہِ رمضان کے فضائل

ماہ رمضان میں جنت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں

حدیث۔ اللہ کے رسول ﷺ فرماتے ہیں

''جب رمضان کا مہینہ آتا ہے تو آسمانوں کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور ایک روایت میں ہے ''جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور شیطانوں کو قید کر دیا جاتا ہے۔ اور ایک روایت میں ہے کہ ''رحمت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں'' (بخاری ،کتاب الصوم باب ھل یقال رمضان او شھر رمضان الخ ج۱ ۲۶۱ ر مسلم کتاب الصوم باب فضل شھر رمضان ج۱)

ماہ رمضان میں مومن کا رزق بڑھ جاتا ہے

حدیث۔ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ شعبان کے آخری دن اللہ کے رسول ﷺ نے ہمیں خطبہ دیتے ہوئے فرمایا

''اے لوگو ! تم پر ایک عظیم مہینہ سایہ فگن ہوا ہے جو برکت والا مہینہ ہے اس میں ایک رات ہزار مہینوں سے بہتر ہے اللہ تعالیٰ نے اس مہینہ کے روزوں کو فرض کیا ہے اور اس مہینہ کی

راتوں میں قیام کو نفل کیا ہے، جس نے اس مہینہ میں نیکی کا کوئی کام کیا تو گویا اس نے رمضان کے علاوہ دنوں میں فرض ادا کیا، اور جس نے اس میں فرض ادا کیا تو گویا اس نے رمضان کے علاوہ دنوں میں ستّر فرض ادا کئے، یہ صبر کا مہینہ ہے اور صبر کا بدلہ جنت ہے اور غم خواری اور بھلائی کا مہینہ ہے اور یہ ایسا مہینہ ہے جس میں مومن کا رزق بڑھ جاتا ہے، یہ ایسا مہینہ ہے جس کا پہلا حصہ رحمت ہے، درمیانی حصہ مغفرت ہے اور آخری حصہ دوزخ سے آزادی ہے۔''

(مشکوٰۃ اول کتاب الصوم رشعب الایمان باب فی الصیام، فضائل شہر رمضان ج ۳ ص ۳۰۵ حدیث ۳۶۱۱)

ماہ رمضان میں امت کو پانچ خاص چیزیں عطا کی گئیں

حدیث۔ اللہ کے رسول ﷺ فرماتے ہیں

''میری امت کو رمضان کے مہینے میں ایسی پانچ چیزیں دی گئی ہیں جو مجھ سے پہلے کسی نبی کو نہیں ملیں (۱) جب رمضان کی پہلی رات ہوتی ہے اللہ تعالیٰ ان کی طرف نظر فرماتا ہے اور اللہ تعالیٰ جس کی طرف نظر فرمائے اسے کبھی عذاب نہیں دے گا (۲) شام کے وقت ان کے منھ کی بو اللہ تعالیٰ کے نزدیک

مشک سے زیادہ اچھی ہے۔(۳) ہر دن اور ہر رات میں فرشتے اُن کے لئے مغفرت و بخشش کی دعا کرتے ہیں۔(۴) اللہ تعالیٰ جنت کو حکم دیتا ہے کہ تیار ہو جا اور میرے بندوں کے لئے آراستہ ہو جا قریب ہے کہ دنیا کی تھکاوٹ سے یہاں آکر آرام کریں۔(۵) جب آخری رات ہوتی ہے تو ان سب کی مغفرت فرما دیتا ہے الخ" (شعب الایمان باب فی الصیام، فضائل شہر رمضان ج۳ ص۳۰۳ حدیث ۳۶۰۶)

اللہ تعالی رمضان میں گنہ گاروں کو دوزخ سے آزاد فرتا ہے

حدیث۔ اللہ کے رسول ﷺ فرماتے ہیں

"جب رمضان کی پہلی رات ہوتی ہے اللہ اپنی مخلوق کی طرف نظر فرماتا ہے اور جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کی طرف نظر فرمائے تو اسے کبھی عذاب نہیں دے گا۔اور ہر دن دس لاکھ لوگوں کو دوزح سے آزاد فرماتا ہے اور جب انتیسویں رات ہوتی ہے تو مہینے بھر میں جتنے لوگوں کو آزاد کیا ان سب کے برابر اس ایک رات میں آزاد فرماتا ہے۔پھر جب عید الفطر کی رات آتی ہے فرشتے خوش ہوتے ہیں اور اللہ تعالیٰ اپنے نور کی خاص تجلی فرماتا ہے اور فرشتوں سے فرماتا ہے

اے فرشتوں کی جماعت اس مزدور کا کیا بدلہ ہے جس نے کام پورا کرلیا؟ فرشتے عرض کرتے ہیں اسے پوری مزدوری دی جائے، اللہ فرماتا ہے میں تمہیں گواہ کرتا ہوں کہ میں نے ان سب کو بخش دیا۔"

(کنزالعمال ج۸ص۲۱۹ کتاب الصوم حدیث ۲۳۷۰۲)

رمضان میں توبہ اور دعا قبول ہوتی ہے

حدیث ۔اللہ کے رسول ﷺ فرماتے ہیں

"جب رمضان کی پہلی رات ہوتی ہے تو جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور پورا مہینہ اس کا کوئی دروازہ بند نہیں کیا جاتا اور دوزخ کے دروازے بند کردئے جاتے ہیں اور پورا مہینہ اس کا کوئی دردازہ نہیں کھولا جاتا ہے اور شریر جن بند کردیئے جاتے ہیں اور پکارنے والا ہررات صبح تک پکارتا ہے اے بھلائی کے طلب گار آگے بڑھ اور خوش ہواور اے برائی کے طلب گار رُک جا اور دیکھ، ہے کوئی مغفرت چاہنے والا کہ ہم اس کو بخش دیں؟ ہے کوئی توبہ کرنے والا کہ اس کی توبہ قبول کی جائے؟ ہے کوئی دعا کرنے والا کہ اس کی دعا قبول کی جائے؟ ہے

کوئی مانگنے والا کہ اس کا سوال پورا کیا جائے ؟ اور اللہ تعالیٰ رمضان کے مہینے میں ہر رات افطار کے وقت ساٹھ ہزار لوگوں کو دوزخ سے آزاد کرتا ہے اور جب عید کا دن ہوتا ہے تو پورے مہینے میں جتنے لوگوں کو دوزخ سے آزاد کیا اتنے ہی لوگوں کو اس ایک دن میں آزاد فرماتا ہے تیس بار ساٹھ ساٹھ ہزار لوگوں کو آزاد فرماتا ہے۔''

(شعب الایمان ج ۳ باب فی الصیام فضائل شہر رمضان، حدیث ۳۶۰۹)

حدیث۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اللہ کے رسول ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا

''رمضان کے مہینے میں اللہ کا ذکر کرنے والے کی مغفرت ہو جاتی ہے اور اس مہینے میں اللہ سے سوال کرنے والا نا امید نہیں ہوتا ہے۔''

(شعب الایمان ج ۳ باب فی الصیام فضائل شہر رمضان، حدیث ۳۶۳۰)

حدیث۔ نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں

''رمضان کے مہینے میں رات کے پہلے یا فرمایا آخری تہائی حصہ گزرنے کے بعد ایک پکارنے والا پکار کر کہتا ہے خبردار! ہے کوئی مانگنے والا کہ اسے دیا جائے ؟ ہے کوئی معافی مانگنے

والا کہ اسے معاف کیا جائے؟ ہے کوئی توبہ کرنے والا کہ اللہ اس کی توبہ قبول فرمائے؟''

(شعب الایمان ج۳ باب فی الصیام فضائل شہر رمضان، حدیث ۳۶۳۱)

رمضان میں ایک سجدہ کی برکت

حدیث۔ اللہ کے رسول ﷺ فرماتے ہیں

''جب رمضان کی پہلی رات ہوتی ہے آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور رمضان کی آخری رات تک کوئی دروازہ بند نہیں کیا جاتا اور مومن بندہ رمضان کی رات میں نماز پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے ہر سجدہ کے بدلے میں ایک ہزار پانچ سو نیکیاں لکھتا ہے اور اس کے لئے جنت میں سرخ یاقوت سے ایک گھر بناتا ہے جس کے ساٹھ ہزار دروازے ہیں، ہر دروازے پر سونے کا ایک محل ہے جو سرخ یاقوت سے آراستہ ہے اور جب وہ پہلے رمضان کو روزہ رکھتا ہے تو اس کے گذشتہ گناہ معاف کردیئے جاتے ہیں اور ہر دن ستر ہزار فرشتے صبح سے شام تک اس کے لئے مغفرت کی دعا کرتے ہیں اور رمضان کے مہینے میں رات میں یا دن

میں جو سجدہ اس نے کیا ہے اس کے ہر سجدہ کے بدلے میں ایک ایسا درخت ہے جس کے سایہ میں سوار پانچ سو سال تک چل سکتا ہے۔" (شعب الایمان ج۳ باب فی الصیام فضائل شہر رمضان، حدیث ۳۶۳۸)

ماہ رمضان کی اہمیت

حدیث۔ اللہ کے رسول ﷺ فرماتے ہیں

"اگر بندوں کو معلوم ہوتا کہ رمضان کیا چیز ہے تو میری امت تمنا کرتی کہ پورا سال رمضان ہی ہوتا" (صحیح ابن خزیمہ کتاب الصیام باب ذکر تزین الجنۃ لشہر رمضان ج۳ ص۱۰۹ حدیث ۱۸۸۶)

رمضان کے ایک روزہ کی اہمیت

حدیث۔ اللہ کے رسول ﷺ فرماتے ہیں

"جس نے رمضان کے ایک دن کا روزہ بغیر رخصت و بغیر مرض نہ رکھا تو زمانہ بھر کا روزہ اس کی قضا نہیں ہوسکتا اگر چہ رکھ بھی لے" یعنی وہ فضیلت جو رمضان میں روزہ رکھنے کی تھی کسی طرح حاصل نہیں ہوسکتی۔" (الترغیب والترھیب جلد۲ ص ۱۰۸ کتاب الصوم بحوالہ بخاری واحمد ابوداؤد وترمذی وابن ماجہ ودارمی)

بلا عذر رمضان کا روزہ نہ رکھنے والے کی حیثیت

حدیث۔ ابویعلی باسناد حسن حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے راوی کہ

''اسلام کے کڑے اور دین کے قواعد تین ہیں جن پر اسلام کی بنیاد مضبوط کی گئی جو اُن میں ایک کو چھوڑے وہ کافر ہے اس کا خون حلال ہے (۱) کلمۂ توحید کی شہادت (۲) فرض نماز (۳) اور رمضان کے روزے۔''

اور ایک روایت میں ہے ''جو ان میں سے ایک کو چھوڑے وہ اللہ کے ساتھ کفر کرتا ہے اور اس کا فرض و نفل کچھ مقبول نہیں اور اُس کا خون اور مال حلال ہے''۔

(الترغیب والترھیب جلد۲ص۱۰۹/۱۱۰ کتاب الصوم)

شب قدر کی فضیلت

حدیث۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب رمضان کا مہینہ شروع ہوا تو اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا ''یہ مہینہ تم میں آیا ہے اس میں ایک رات ایسی ہے جو ہزار مہینوں سے بہتر ہے جو شخص اس کی برکتوں سے محروم رہا وہ تمام بھلائیوں سے محروم رہا اور اس کی بھلائی سے محروم نہیں رکھا جاتا مگر اس شخص کو جو بالکل بے نصیب ہو''۔ (ابن ماجہ)

روزہ کے فضائل

روزہ اللہ کا خاص انعام ہے

حدیث۔ اللہ کے رسول ﷺ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا

''ابن آدم کا ہر عمل اس کے لئے ہے سوائے روزہ کے کہ روزہ میرے لئے ہے اور میں ہی اس کی جزا دوں گا اور روزے ڈھال ہیں الخ''

(الترغیب والترھیب ج۲ص۷۹ کتاب الصوم بحوالہ بخاری ومسلم)

روزے دوزخ سے حفاظت کا قلعہ ہیں

حدیث۔ اللہ کے رسول ﷺ فرماتے ہیں

''روزے ڈھال ہیں اور دوزخ سے حفاظت کا مضبوط قلعہ ہیں'' (الترغیب والترھیب ج۲ص۸۳ کتاب الصوم بحوالہ احمد رشعب الایمان ج۳ باب فی الصیام حدیث ۳۵۷۱)

روزہ میں تندرستی ہے

حدیث۔ اللہ کے رسول ﷺ فرماتے ہیں

''تم لوگ روزے رکھو صحت مند رہو گے الخ''

(الترغیب والترھیب ج۲ص۸۳ کتاب الصوم بحوالہ طبرانی اوسط)

روزے قیامت میں شفاعت کریں گے

حدیث۔ اللہ کے رسول ﷺ فرماتے ہیں

''روزہ اور قرآن دونوں قیامت کے دن بندہ کی شفاعت کریں گے روزہ کہے گا اے پروردگار میں نے اسے کھانے اور خواہشات سے روکا تھا لہٰذا تو اس کے بارے میں میری شفاعت قبول فرما اور قرآن کہے گا اے پروردگار میں نے سے رات میں سونے سے روکا تھا پس تو اس کے حق میں میری سفارش قبول فرما، آپ ﷺ فرماتے ہیں پس دونوں کی شفاعت قبول ہوگی۔''

(الترغیب والترھیب ج ۲ ص ۸۴ کتاب الصوم بحوالہ احمد وطبرانی کبیر)

روزہ دوزخ سے دوری کا ذریعہ ہے

حدیث۔ اللہ کے رسول ﷺ فرماتے ہیں

''جس نے ایک دن اللہ کی راہ میں روزہ رکھا تو اللہ تعالیٰ اس بندہ اور دوزخ کے درمیان ایسی خندق بنائے گا جیسے زمین و آسمان کے درمیان فاصلہ ہے۔''

(الترغیب والترھیب ج ۲ ص ۸۶ کتاب الصوم بحوالہ طبرانی اوسط وصغیر)

روزہ جسم کی زکوٰۃ ہے

حدیث۔ اللہ کے رسول ﷺ فرماتے ہیں

''ہر چیز کی زکوٰۃ ہے اور جسم کی زکوٰۃ روزہ ہے اور روزہ آدھا صبر ہے۔'' (الترغیب والترھیب ج ۲ ص ۸۵ کتاب الصوم بحوالہ ابنِ ماجہ)

روزہ سے گناہ معاف ہوتے ہیں

حدیث۔ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا

''جس نے ایمان اور ثواب کے ارادہ سے رمضان کا روزہ رکھا اس کے اگلے گناہ معاف کردیئے جائیں گے اور جو ایمان کے ساتھ ثواب کے ارادہ سے رمضان کی راتوں میں قیام یعنی عبادت کرے گا تو اس کے اگلے گناہ بخش دیئے جائیں گے اور جو ایمان کے ساتھ ثواب کی نیت سے شبِ قدر میں عبادت کرے اس کے اگلے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔'' (الترغیب والترھیب جلد ۲ ص ۹۰ کتاب الصوم بحوالہ بخاری ومسلم وابوداؤد ونسائی وابن ماجہ)

روزہ کی حفاظت نہ کرنے پر وعید

حدیث۔ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا

''جو شخص روزہ رکھ کر بُری بات کہنا اور اُس پر عمل کرنا نہ

چھوڑے تو اللہ تعالیٰ کو اُس کی پرواہ نہیں کہ اُس نے کھانا پینا چھوڑ دیا ہے۔" (بخاری کتاب الصوم ص ۳۳۲)

روزہ دار کے فضائل

روزہ دار کے منھ کی بو

حدیث۔ اللہ کے رسول ﷺ فرماتے ہیں

"قسم اس ذات کی جس کے دستِ قدرت میں محمد (ﷺ) کی جان ہے روزہ دار کے منھ کی بو اللہ کے نزدیک مشک کی خوشبو سے زیادہ اچھی ہے، روزہ دار کے لئے دو خوشیاں ہیں جن سے وہ خوش ہوتا ہے (۱) جب وہ افطار کرتا ہے تو افطار سے اسے خوشی ہوتی ہے (۲) اور جب وہ اپنے رب سے ملے گا تو اسے اپنے روزہ کی وجہ سے خوشی ہوگی"۔

(الترغیب والترھیب ج ۲ ص ۸۰ کتاب الصوم بحوالہ بخاری و مسلم)

روزہ داروں کے لئے جنت کا خاص دروازہ ہے

حدیث۔ نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں

"جنت میں ایک دروازہ ہے جسے ریّان کہا جاتا ہے قیامت کے دن اس سے صرف روزہ دار داخل ہوں گے۔ روزہ

داروں کے علاوہ کوئی اوراس سے داخل نہیں ہوگا، جب روزہ دار داخل ہوجائیں گے تو اسے بند کر دیا جائے گا پھر اس سے کوئی داخل نہیں ہوگا۔'' (الترغیب والترھیب ج ۲ص ۸۳ کتاب الصوم بحوالہ بخاری ومسلم ونسائی وترمذی) ترمذی میں اتنا زائد ہے ''جواس میں داخل ہوگا وہ کبھی پیاسا نہیں ہوگا''۔

روزہ دار کی دعا رد نہیں ہوتی

حدیث۔ اللہ کے رسول ﷺ فرماتے ہیں

''تین لوگوں کی دعا رد نہیں کی جاتی (۱) روزہ دار کی دعا افطار کے وقت (۲) انصاف کرنے والے حاکم کی (۳) اور مظلوم کی ۔ اللہ تعالیٰ اسے آسمان کے اوپر اُٹھاتا ہے اور اس کے لئے آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور رب عزوجل فرماتا ہے میری عزت وجلال کی قسم میں تیری مدد ضرور کروں گا اگرچہ کچھ وقت کے بعد''۔ (الترغیب والترھیب ج ۲ ص ۸۹ کتاب الصوم بحوالہ احمد ،ترمذی،ابن ماجہ) اور ایک روایت میں ہے ''مسافر کی دعا یہاں تک کہ وہ لوٹ آئے''۔

روزہ دار کے لئے مچھلیاں دعا کرتی ہیں

حدیث۔ ایک طویل حدیث میں ہے اللہ کے رسول ﷺ فرماتے ہیں

''(روزہ داروں کے لئے) ان کے افطار کرنے تک مچھلیاں
مغفرت کی دعا کرتی ہیں۔''

(الترغیب والترھیب ج۲ص۹۱ کتاب الصوم بحوالہ احمد و بزار)

روزہ دار کا سونا بھی عبادت ہے

حدیث۔ حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا

''روزہ دار کا سونا عبادت ہے، اس کا خاموش رہنا تسبیح ہے
اس کا عمل کئی گنا ہے، اس کی دعا مقبول ہے اور اس کا گناہ
معاف ہے۔'' (شعب الایمان ج۳ باب فی الصیام ص۱۴۳۷)

سحری کھانے کے فضائل

سحری میں برکت ہے

حدیث۔ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا

''سحری کھاؤ کیوں کہ سحری کھانے میں برکت ہے۔'' (بخاری
کتاب الصوم باب برکۃ السحور من غیر ایجاب ج۱ص۶۳۳ حدیث۱۹۲۳)

حدیث۔ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا

''سحری کُل کی کُل برکت ہے اسے نہ چھوڑنا اگرچہ ایک
گھونٹ پانی ہی پی لے کیوں کہ سحری کھانے والوں پر اللہ اور

اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں'' (مسند امام احمد ج۴ص۲۶ حدیث ۱۱۰۸۶/الترغیب والترہیب ج۲ص۱۳۹)

مسلم اور کتابی کے روزوں کے بیچ فرق سحری ہے

حدیث۔ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا

''ہمارے اور اہلِ کتاب (یہود و نصاریٰ) کے روزوں میں فرق سحری کا لقمہ ہے۔''

(مسلم کتاب الصیام باب فضل السحور، حدیث ۱۰۹۶)

سحری کھانے والے پر اللہ اور فرشتوں کا درود ہے

حدیث۔ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا

''اللہ اور اس کے فرشتے سحری کھانے والوں پر درود بھیجتے ہیں'' (صحیح ابن حبان کتاب الصوم باب السحور ج۵ص۱۹۴ حدیث ۳۴۵۸/الترغیب والترھیب ج۲ص۱۳۷، الترغیب فی السحور)

سحری کا حساب نہیں ہوگا

حدیث۔ نبیٔ اکرم ﷺ نے فرمایا

''تین لوگوں پر کھانے میں انشاء اللہ حساب نہیں ہے جب کہ حلال کھایا ہو (۱) روزہ دار (۲) سحری کھانے والا (۳) اور سرحد پر گھوڑا باندھنے والا'' (المعجم الکبیر للطبرانی ج ۱۱ص ۲۸۵ حدیث ۱۲۰۱۲/الترغیب والترھیب ج۲ص۱۳۹، الترغیب فی السحور)

سحری کی اہمیت

حدیث ۔ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا

"تم لوگ سحری کروا گرچہ ایک گھونٹ پانی ہی سے۔"

(الترغیب والترھیب ج۲ص۱۳۹، الترغیب فی السحور بحوالہ ابن حبان)

بہترین سحری کھجور ہے

حدیث۔ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا

"مومن کی بہترین سحری کھجوریں ہیں۔"

(الترغیب والترھیب ج۲ص۱۳۹، بحوالہ ابوداؤد وابن حبان)

کس چیز سے روزہ افطار کرنا افضل ہے

حدیث۔ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا

"جب تم میں سے کوئی افطار کرے تو کھجور یا چھوہارے سے افطار کرے کہ وہ برکت ہے اور اگر وہ نہ ملے تو پانی سے کہ وہ پاک کرنے والا ہے۔" (ترمذی ج۲ص۱۶۲، ابواب الصوم باب ماجاء مایستحب علیہ الافطار حدیث ۶۹۵)

حدیث ۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

"نبی کریم ﷺ نماز سے پہلے تر کھجوروں سے روزہ افطار فرماتے، تر کھجوریں نہ ہوتیں تو چند خشک کھجوروں سے افطار

فرماتے اور اگر یہ بھی نہ ہوتیں تو چند چلو پانی پیتے۔" (ترمذی ج۲ص۱۶۲، ابواب الصوم باب ماجاء ما یستحب علیہ الافطار حدیث ۶۹۶)

حدیث ۔ ابویعلیٰ روایت کرتے ہیں کہ

نبی کریم ﷺ تین کھجوروں سے یا ایسی چیز سے جو آگ سے نہ پکی ہو افطار کرنا پسند فرماتے تھے۔"

(الترغیب والترھیب ج۲ص۱۴۲، الترغیب فی الفطر علی التمر الخ)

افطار میں جلدی کرنا

حدیث ۔ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا

"میرے بندوں میں مجھے زیادہ پیارا وہ ہے جو افطار میں جلدی کرتا ہے۔" (ترمذی ج۲ص۱۶۴، ابواب الصوم باب ماجاء فی تعجیل الافطار حدیث ۷۰۰)

حدیث ۔ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا

"لوگ بھلائی میں رہیں گے جب تک افطار میں جلدی کرتے رہیں گے"۔ (بخاری باب تعجیل الافطار ص۳۴۲)

وقت سے پہلے افطار کرنے والوں کا انجام

حدیث ۔ اللہ کے رسول ﷺ فرماتے ہیں

"میں نے ایک ایسی قوم دیکھی جو اُلٹی لٹکی ہوئی تھی اور جبڑوں سے خون بہہ رہا تھا میں نے کہا یہ کون لوگ ہیں؟

فرشتوں نے کہا یہ وہ لوگ ہیں جو افطار کا وقت آنے سے
پہلے ہی روزہ افطار کرلیا کرتے تھے۔"

(الترغیب والترھیب ج ۲ ص ۱۰۹ بحوالہ ابن خزیمہ)

روزہ افطار کرانے کے فضائل

حدیث۔ اللہ کے رسول ﷺ فرماتے ہیں

"جس نے کسی روزہ دار کو افطار کرایا تو اُسے بھی اس کے برابر ثواب ملے گا اور روزہ دار کے ثواب میں سے کچھ کم نہیں ہوگا"

(الترغیب والترھیب ج ۲ ص ۱۴۴، کتاب الصوم بحوالہ ترمذی و ابن ماجہ)

حدیث۔ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا

"جس نے حلال کھانے اور پانی سے روزہ دار کو افطار کرایا تو ماہِ رمضان کے اوقات میں فرشتے اُس پر درود بھیجتے ہیں اور جبرئیل علیہ السلام شبِ قدر میں اُس پر درود بھیجتے ہیں اور ایک روایت میں ہے کہ جبرئیل علیہ السلام شبِ قدر میں اس سے مصافحہ کرتے ہیں۔" (الترغیب والترھیب ج ۲ ص ۱۴۴، کتاب الصوم الترغیب فی اطعام الطعام بحوالہ طبرانی کبیر)

حدیث۔ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا

"جس نے رمضان میں روزہ دار کو افطار کرایا تو یہ اُس کے

گناہوں کی مغفرت اور دوزخ سے آزادی کا ذریعہ ہے اور اس کے لئے روزہ دار کے برابر ثواب ہے اور روزہ دار کے ثواب میں کچھ کمی نہیں کی جائے گی،لوگوں نے کہا ہم سب وہ چیز نہیں پاتے جس سے روزہ دار کو افطار کرائیں؟ تو اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا ''اللہ تعالیٰ یہ ثواب اُسے بھی عطا فرمائے گا جس نے روزہ دار کو ایک کھجور یا ایک گھونٹ پانی یا ایک گھونٹ دودھ سے روزہ افطار کرایا۔''

(الترغیب والترھیب ج ۲ص ۱۴۵، کتاب الصوم باب الترغیب فی اطعام الطعام بحوالہ ابن خزیمہ)

حدیث۔ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا

''جس نے روزہ دار کو پلایا اللہ تعالیٰ اُسے میرے حوض سے ایسا شربت پلائے گا کہ وہ پیاسا نہیں ہوگا یہاں تک کہ جنت میں داخل ہو جائے۔''

(الترغیب والترھیب ج ۲ص ۱۹۵، کتاب الصوم بحوالہ ابن خزیمہ)

☆☆☆

روزہ کی نیت کے مسائل

نیت کا معنی

نیت دل کے ارادہ کا نام ہے زبان سے کرنا مستحب ہے شرط نہیں ہے لہٰذا اگر دل میں ارادہ ہے اور زبان سے نہیں کہا تب بھی نیت صحیح ہے روزہ ہو جائے گا۔

(جوہرہ نیر، درمختار ور دالمحتار ج ۳ ص ۳۴۵ کتاب الصوم)

نیت کا وقت

روزۂ رمضان، نذر معین اور نفل روزوں کے لئے نیت کا وقت سورج ڈوبنے سے ضحوۂ کبریٰ یعنی نصف النہار شرعی تک ہے (زوال سے پہلے تک) اس وقت نیت کرنے سے یہ روزے ہو جائیں گے۔ لہٰذا اگر سورج ڈوبنے سے پہلے یا خاص ضحوۂ کبریٰ کے وقت یا اس کے بعد نیت کی تو روزہ نہیں ہوگا۔ (درمختار ور دالمحتار ج ۳ ص ۳۴۱ کتاب الصوم)

رات میں نیت کا طریقہ

رات میں اس طرح نیت کریں

”نَوَیْتُ اَنْ اَصُوْمَ غَدًالِلّٰهِ تَعَالٰی مِنْ فَرْضِ رَمَضَان“

ترجمہ۔ میں نے نیت کی کہ کل اللہ تعالیٰ کے لئے رمضان کا فرض روزہ رکھوں گا۔

دن میں نیت کا طریقہ

دن میں اس طرح نیت کریں

”نَوَیْتُ اَنْ اَصُوْمَ ھٰذَاالْیَوْمَ لِلّٰہِ تَعَالیٰ مِنْ فَرَضِ رَمَضَانْ“

ترجمہ۔ میں نے نیت کی کہ آج اللہ تعالیٰ کے لئے رمضان کا فرض روزہ رکھوں گا۔

(ردالمختار ۳ ص ۳۴۵ کتاب الصوم)

مسئلہ۔ دن میں نیت کرے تو ضروری ہے کہ یہ نیت کرے کہ میں صبحِ صادق سے روزہ دار ہوں اور اگر یہ نیت کی کہ اب سے روزہ دار ہوں صبح سے نہیں تو روزہ نہیں ہوگا۔

(ردالمختار ج ۳ ص ۳۴۱ کتاب الصوم)

رات میں نیت کرنا مستحب ہے

اِن تین قسم کے روزوں یعنی روزۂ رمضان، روزۂ نذر معین اور نفل روزوں کی نیت اگرچہ دن میں بھی ہوسکتی ہے مگر رات میں نیت کرلینا مستحب ہے۔

(بہارِ شریعت حصہ۵ ص۸۳ ملخصاً بحوالہ جوہرہ نیرہ)

رات میں نیت کے بعد کچھ کھانا

رات میں روزہ کی نیت کی پھر رات ہی میں کچھ کھایا یا پیا تو نیت ختم نہیں ہوئی بلکہ وہی نیت کافی ہے پھر سے نیت کرنا ضروری نہیں ہے۔ (بہارِ شریعت حصہ۵ ص۸۳ ملخصاً بحوالہ جوہرہ نیرہ)

نیت کر کے توڑ دینا

رات میں روزہ کی نیت کی پھر پکا ارادہ کرلیا کہ روزہ نہیں رکھے گا تو وہ نیت ختم ہوگئی پھر اگر نئی نیت نہیں کی اور دن بھر بھوکا پیاسا رہا اور جماع سے بچا روزہ نہیں ہوا۔

(درمختار ورد المحتار ج۳ ص۳۴۵ کتاب الصوم)

سحری کھانا بھی نیت ہے

سحری کھانا بھی نیت ہے چاہے رمضان کے روزہ کی ہو یا کسی اور روزہ کی لیکن اگر سحری کھاتے وقت یہ ارادہ ہو کہ صبح کو روزہ نہیں رکھے گا تو یہ سحری کھانا نیت نہیں ہے۔

(رد المحتار جلد۳ ص۳۴۱ کتاب الصوم)

رمضان کے ہر روزے کے لئے نئی نیت ضروری ہے

رمضان کے ہر روزہ کے لئے نئی نیت ضروری ہے اگر کسی ایک

دن میں پورے رمضان کے روزوں کی نیت کر لی تو یہ نیت صرف اسی ایک دن کے لئے ہے باقی دنوں کے لئے نہیں۔

(درمختار وردالمحتار ج۳ ص۳۴۴ کتاب الصوم)

رمضان کا روزہ مطلق نیت سے ہو جاتا ہے

رمضان کے ادا روزے، نفل اور نذرِ معین کے روزے مطلقاً روزہ کی نیت سے ہو جاتے ہیں خاص انہیں کی نیت ضروری نہیں ہے یونہی نفل کی نیت سے بھی ادا ہو جاتے ہیں۔

(درمختار ج۳، ص۳۴۱/۳۴۲ کتاب الصوم)

مسئلہ۔ بیمار اور مسافر کے علاوہ کسی نے رمضان میں کسی اور واجب روزہ کی نیت کی جب بھی اسی رمضان کا روزہ ہوگا۔ (بہارِ شریعت حصہ۵ ص۸۴)

مسئلہ۔ مسافر اور بیمار نے اگر رمضان میں نفل یا کسی دوسرے واجب روزہ کی نیت کی تو جس کی نیت کریں گے وہی ہوگا رمضان کا نہیں ہوگا (تنویر الابصار مع درمختار ج۳ ص۳۴۲ کتاب الصوم) اور اگر یہ دونوں مطلق روزہ کی نیت کریں گے تو رمضان کا روزہ ہوگا۔

(فتاویٰ عالمگیری ج۱ ص۱۹۶ کتاب الصوم/ردالمحتار ج۳ ص۳۴۲)

رمضان، نذرِ معین اور نفل کے علاوہ باقی روزوں کی نیت

رمضان کے ادا روزوں، نذر معین اور نفل روزوں کے علاوہ باقی روزے مثلاً رمضان کی قضا، نفل روزہ کی قضا، نذر غیر معین کا روزہ، نذرِ معین کی قضا، کفارہ کا روزہ وغیرہ میں عین صبح صادق کے وقت یا رات میں نیت کرنا ضروری ہے اور یہ بھی ضروری ہے کہ جو روزہ رکھنا ہے خاص اس معین روزہ کی نیت کی جائے۔ ان روزوں کی نیت اگر دن میں کی تو یہ روزے نفل ہو جائیں گے پھر بھی ان کا پورا کرنا ضروری ہے توڑے تو قضا واجب ہوگی۔ (درمختار وردالمحتار ر۳ص۳۴۴ / ۳۴۵ کتاب الصوم)

قضا روزوں کی نیت

قضا روزہ کی نیت اس طرح کریں کہ اس رمضان کا جو روزہ باقی ہے اس کی قضا کی نیت کی اور اگر کئی روزے قضا ہو گئے تو ترتیب وار نیت اس طرح کریں کہ اس رمضان کے پہلے روزہ کی قضا یا دوسرے کی قضا یا تیسرے کی قضا کی نیت کی اور اگر کئی سال کے قضا ہو گئے ہیں تو نیت اس طرح کریں کہ پہلے رمضان کے روزہ کی قضا یا دوسرے رمضان کے

روزہ کی قضا کی نیت کی اور اگر دن اور سال کو معین نہ کیا تب بھی ہو جائیں گے۔ (فتاوی عالمگیری اص ۱۹۶)

وہ کام جن سے روزہ نہیں ٹوٹتا ہے

بھول کر کھانا، پینا، جماع کرنا

(۱) بھول کر کھانے، پینے اور جماع کرنے سے روزہ نہیں ٹوٹتا ہے چاہے وہ روزہ فرض ہو یا نفل اور یہ چیزیں نیت سے پہلے پائی گئی ہوں یا بعد میں۔

(درمختار وردالمحتار ج۳ص ۳۶۵ کتاب الصوم باب ما یفسد الصوم الخ)

گرد وغبار، مکھی اور دھوئیں کا حلق میں جانا

(۲) روزہ کی حالت میں مکھی، دھول اور گرد وغبار کے خود بخود حلق یا دماغ میں جانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا ہے چاہے وہ دھول اور گرد وغبار آٹے کا ہو یا کسی اور چیز کا ہو۔ اسی طرح دھوئیں کے خود بخود حلق یا دماغ میں جانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا ہے چاہے وہ دھواں اگربتی ولوبان کا ہو یا کسی اور چیز کا مثلاً موٹر، کار، بس وغیرہ گاڑیوں کا ہو۔

(درمختار وردالمحتار ۳ص ۳۶۶ کتاب الصوم باب ما یفسد الصوم وما لا یفسدہٗ)

پچھنا لگوانا، سر میں تیل، آنکھ میں سرمہ لگانا

(۳)روزہ میں پچھنا لگوانے، سر میں تیل ڈالنے اور سرمہ لگانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا ہے اگرچہ تیل یا سرمہ کا مزہ حلق میں محسوس ہوتا ہو۔

(ردالمحتار ج ۳ ص ۳۶۶ / ۳۶۷ کتاب الصوم باب مایفسد الصوم ومالا یفسدہٗ)

آنکھ میں دوا ڈالنا

(۴) آنکھ میں دوا ڈالنے سے روزہ نہیں ٹوٹتا ہے اگرچہ دوا کا مزہ حلق میں محسوس ہو۔

(ھندیہ ج ۱ ص ۱۹۰، فتاوی نوریہ ج ۲ ص ۲۱۲، شرح صحیح مسلم ج ۳ ص ۱۰۷)

بدن پر تیل ملنا، دوا لگانا، دوا کوٹنا

(۵)روزہ کی حالت میں بدن پر تیل ملنا جائز ہے(فتاوی رضویہ ج ۱۰ ص ۵۱۱) خارجی بدن پر دوا لگانا بھی جائز ہے، اسی طرح دوا کوٹنا یا چھاننا بھی جائز ہے اگرچہ اس کا مزہ حلق میں محسوس ہوتا ہو۔ (ھندیہ ج ۱ ص ۲۰۳، نورالایضاح ص ۶۴)

عورت کو دیکھنے سے انزال ہونا

(۶)روزہ کی حالت میں عورت کو دیکھنے سے انزال ہو گیا روزہ نہیں ٹوٹا جب کہ عورت کو ہاتھ نہ لگایا ہو۔

(درمختار ج ۳ ص ۳۶۷ کتاب الصوم باب مایفسد الصوم و مالا یفسدہٗ)

گندہ خیال سے انزال ہونا

(۷) روزہ کی حالت میں عورت کی شرم گاہ کو دیکھنے یا گندہ خیال جمانے سے انزال ہوگیا یعنی منی نکل گئی روزہ نہیں ٹوٹا۔ (درمختار ج ۳ ص ۳۶۷ کتاب الصوم باب مایفسد الصوم الخ)

(۸) گندی تصویر یا گندی فلم دیکھنے سے منی نکل گئی تو روزہ نہیں ٹوٹا اگرچہ یہ سخت گناہ ہے۔ اسی طرح منی پتلی ہوگئی ہے جو بوجھ اُٹھانے، زینہ چڑھنے یا پیشاب کے وقت بلا چاہت وخواہش نکل جاتی ہے جسے دھات گرنا کہتے ہیں اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا ہے اور نہ اس سے غسل فرض ہوتا ہے۔

(۹) بیوی کو چھوا، یا بوسہ لیا، یا دیکھا، یا گندہ خیال جمایا، یا گندی تصویر یا فلم دیکھی اور مذی نکل گئی روزہ نہیں ٹوٹا اور اس کے نکلنے سے غسل بھی فرض نہیں ہوتا۔

بیوی کا بوسہ لینا

(۱۰) روزہ کی حالت میں بیوی کا بوسہ لینے سے روزہ نہیں ٹوٹتا جبکہ انزال نہ ہو۔

(درمختار ج ۳ ص ۳۶۷ کتاب الصوم باب مایفسد الصوم و مالا یفسدہٗ)

کان میں پانی جانا

(۱۱) غسل کرتے وقت کان میں پانی خود بخود چلا گیا یا تنکے سے کان کھجایا اور اس پر کان کا میل لگ گیا پھر وہی میل لگا تنکا کان میں ڈالا اگرچہ کئی بار ایسا کیا ہو روزہ نہیں ٹوٹا۔

(درمختار ج۳ص ۳۶۷ کتاب الصوم باب مایفسد الصوم و مالایفسدہٗ)

دانت سے خون نکلنا

(۱۲) دانتوں سے خون نکلا مگر حلق سے نیچے نہیں اترا روزہ نہیں ٹوٹا۔ (درمختار ج۳ص ۳۶۷ کتاب الصوم باب مایفسد الصوم الخ)

کلی کے بعد کی تری کو نگلنا

(۱۳) کلی کی اور پانی بالکل پھینک دیا صرف کچھ تری منھ میں باقی تھی اسے تھوک کے ساتھ نگل لیا روزہ نہیں ٹوٹا۔

(درمختار ج۳ص ۳۶۷ کتاب الصوم باب مایفسد الصوم و مالایفسدہٗ)

ہونٹ کی تری پینا

(۱۴) روزہ دار کے بات کرنے میں تھوک سے ہونٹ تر ہوگئے اس نے اس تری کو پی لیا روزہ نہیں ٹوٹا۔

(عالمگیری ج۱ص ۲۰۳ / درمختار ورد المحتار ج۳ص ۳۷۳ کتاب الصوم)

کھنکار یا رینٹھ نگلنا

(۱۵) ناک میں رینٹھ آئی اسے چڑھا کر نگل لیا یا کھنکار منھ میں آئی اسے کھالیا روزہ نہیں ٹوٹا مگر اس سے احتیاط کرنا چاہئے (عالمگیری ج ا ص ۲۰۳ / درمختار ورد المحتار ج ۳ ص ۳۷۳ کتاب الصوم)

بھول کر کھانے والے کا یاد آتے ہی نوالہ پھینک دینا

(۱۶) روزہ دار بھولے سے کھا رہا تھا یاد آتے ہی فوراً لقمہ پھینک دیا یا صبحِ صادق سے پہلے کھا رہا تھا صبح ہوتے ہی نوالہ اگل دیا تو روزہ نہیں ٹوٹا۔ (عالمگیری ج ا ص ۲۰۴ کتاب الصوم)

غیر سبیلن میں جماع کرنا

(۱۷) روزہ دار نے غیرِ سبیلین یعنی بیوی کی ران یا ناف میں جماع کیا تو جب تک انزال نہ ہو روزہ نہیں ٹوٹے گا۔

(درمختار ج ۳ ص ۳۷۰ / ۳۷۱ کتاب الصوم باب ما یفسد الصوم و ما لا یفسدہٗ)

احتلام ہونا، غیبت کرنا

(۱۸) روزہ کی حالت میں احتلام ہونے اور غیبت کرنے سے روزہ نہیں ٹوٹتا ہے مگر غیبت کرنا سخت گناہ ہے۔

(درمختار ج ۳ ص ۳۷۲ / ۳۷۱ کتاب الصوم باب ما یفسد الصوم و ما لا یفسدہٗ)

روزہ میں پورا دن ناپاک رہنا

(۱۹) روزہ دار نے ناپاک حالت میں صبح کی یا سارا دن ناپاک رہا روزہ نہیں ٹوٹا مگر اتنی دیر قصداً غسل نہ کرنا کہ نماز قضا ہو جائے گناہ ہے (درمختار ج۳ ص۳۷۲ کتاب الصوم الخ)

روزہ رکھ کر تِل برابر کوئی چیز چبانا

(۲۰) روزہ دار نے تِل یا تِل کے برابر کوئی چیز چبائی اور وہ تھوک کے ساتھ حلق سے نیچے اتر گئی تو روزہ نہیں ٹوٹا مگر جب کہ اُس کا مزہ حلق میں محسوس ہوتا ہو تو روزہ ٹوٹ گیا۔

(بہارشریعت ج۵ ص۹۵ ملخصاً بحوالہ فتح القدیر)

دانتوں میں پھنسی ہوئی چیز کھالینا

(۲۱) روزہ دار کے دانتوں کے درمیان چنے سے چھوٹی کوئی چیز پھنسی ہوئی تھی اسے باہر نکالے بغیر اندر ہی اندر نگل لیا تو روزہ نہیں ٹوٹا اور اگر چنے کے برابر تھی تو روزہ ٹوٹ گیا۔

(درمختار ج۳ ص۳۶۷ کتاب الصوم باب مایفسد الصوم ومالایفسدہٗ)

روزہ میں دانتوں کا خلال کرنا

(۲۲) روزہ کی حالت میں دانتوں کا خلال کرنا جائز ہے مگر جو کچھ کھانے کے ٹکڑے یا ریزے نکلیں اُنھیں منہ سے باہر

نکال دے نگلے نہیں اگر نگل لیا اور وہ چیز چنے کے برابر یا زیادہ ہے یا کم ہے مگر منھ سے باہر نکال کر پھر کھالی تو روزہ ٹوٹ جائے گا اور بہتر یہ ہے کہ سحری کے فوراً بعد صبحِ صادق سے پہلے پہلے خلال کرکے منھ اچھی طرح صاف کرلیا جائے۔اعلیحضرت علیہ الرحمہ فرماتے ہیں''خلال کرنے میں تو کوئی مضائقہ نہیں مگر رات کا دانتوں میں کچھ بچا رکھنا نہ چاہئے جسے دن کو خلال سے نکالے ہاں سحری کھا کر فارغ ہوا تھا کہ صبح ہوگئی تو اب ہی خلال کرے گا اس کا حرج نہیں''

(فتاوی رضویہ ج ۱۰ ص ۵۱۱)

بھول کر جماع کرنے والے کا یاد آتے ہی الگ ہوجانا

(۲۳)روزہ دار بھول کر جماع کررہا تھا یاد آتے ہی فوراً الگ ہوگیا یا صبحِ صادق سے پہلے جماع میں مشغول تھا صبح ہوتے ہی فوراً الگ ہوگیا تو روزہ نہیں ٹوٹا اور اگر یاد آنے یا صبح ہونے پر فوراً الگ نہیں ہوا اگرچہ صرف ٹھہر گیا اور حرکت نہ کی روزہ ٹوٹ گیا۔

(درمختار ج۳ ص ۳۶۹ کتاب الصوم باب مایفسد الصوم و مالایفسدہٗ)

روزہ میں انجکشن لگوانا

(۲۴) روزہ کی حالت میں انجکشن لگوانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا ہے چاہے انجکشن گوشت میں لگے یا رگ میں کیوں کہ اس سلسلہ میں حکم شرعی یہ ہے کہ قصداً کھانے، پینے اور جماع کے علاوہ ایسی دوا یا غذا سے روزہ ٹوٹتا ہے جو پیٹ یا دماغ میں کسی منفذ (سوراخ) کے ذریعہ داخل ہو دوا تر ہو یا خشک ہو اور انجکشن گوشت یا رگ میں لگنے سے دوا پیٹ یا دماغ میں کسی منفذ سے داخل نہیں ہوتی بلکہ مسامات کے ذریعہ داخل ہوتی ہے اور مسامات کے ذریعہ کسی چیز کے داخل ہونے سے روزہ نہیں ٹوٹتا ہے۔ (فتاویٰ فقیہ ملت ج۱ص۳۴۴، فتاویٰ فیض الرسول ج۱ص ۵۱۷، فتاوی نوریہ ج۲ص۲۱۷ کتاب الصیام، شرح صحیح مسلم ج۳ص۱۰۷) البتہ بلا ضرورت شدیدہ اور طاقت کے انجکشن ہرگز نہ لیں۔ (فتاوی خلیلیہ ج۱ص۵۰۶)

جسم سے خون بہنا، ٹیسٹ کیلئے خون نکلوانا، بال یا ناخن تراشنا

(۲۵) روزہ دار کے جسم کے کسی حصے کے کٹنے یا چوٹ لگنے پر خون بہنے سے یا زخم سے مواد نکلنے سے روزہ نہیں ٹوٹتا ہے۔

روزہ کی حالت میں خون ٹیسٹ کرانے کے لئے خون نکلوانے سے بھی روزہ نہیں ٹوٹتا ہے، یونہی پیٹ یا دماغ میں زخم ہے اور اس میں دوا ڈالنے پر دوا پیٹ یا دماغ تک نہیں پہنچے گی یا پیٹ اور دماغ کے علاوہ بدن کے کسی اور حصہ پر زخم ہے تو روزہ کی حالت میں اس میں دوا ڈالنا اور اُس کی مرہم پٹی کرانا جائز ہے۔ اسی طرح روزہ کی حالت میں ناخن تراشنے، سر یا جسم کے کسی دوسرے حصہ کے بال مونڈنے یا کاٹنے سے روزہ نہیں ٹوٹتا ہے البتہ روزہ کی حالت میں داڑھی مونڈنے یا منڈوانے سے روزہ مکروہ ہوجاتا ہے۔

دماغ یا پیٹ کے زخم میں دوا ڈالنا

(۲۶) روزہ دار کے دماغ یا پیٹ کی جھلی تک زخم ہے اس میں دوا ڈالی اگر دوا دماغ یا پیٹ تک پہنچ گئی روزہ ٹوٹ گیا چاہے دوا تر ہو یا خشک اور اگر معلوم نہ ہوا کہ دماغ یا پیٹ تک دوا پہنچی یا نہیں اور وہ دوا تر تھی جب بھی روزہ ٹوٹ گیا اور اگر دوا خشک تھی تو نہیں ٹوٹا۔

(فتاویٰ عالمگیری ج۱ ص۲۰۴)

قے کی وہ صورتیں جن سے روزہ نہیں ٹوٹتا ہے

(۲۷) روزہ دار نے کھانے یا پانی یا صفرا (پت) یا خون کی قصداً قے کی اور وہ قے منھ بھر نہیں ہے روزہ نہیں ٹوٹا اگر چہ وہ قے خود حلق کے اندر لوٹ گئی ہو یا اُس نے لوٹائی ہو۔ (درمختار و ردالمحتار ج ۳ ص ۳۹۳ کتاب الصوم باب مایفسد الصوم ومالایفسدہٗ)

(۲۸) بلا اختیار خود بخود قے ہوئی اور وہ قے منھ بھر نہیں ہے روزہ نہیں ٹوٹا اگر چہ وہ قے حلق کے اندر واپس لوٹ گئی ہو یا اس نے خود لوٹائی ہو۔

(درمختاو ردالمحتار رج ۳ ص ۳۹۳ کتاب الصوم باب مایفسد الصوم ومالایفسدہٗ)

(۲۹) بلا اختیار خود بخود قے ہوئی اور وہ قے حلق کے اندر واپس نہیں گئی روزہ نہیں ٹوٹا چاہے وہ قے منھ بھر ہو یا کم ہو۔

(درمختار و ردالمحتار ج ۳ ص ۳۹۲ کتاب الصوم باب مایفسد الصوم ومالایفسدہٗ)

(۳۰) خود بخود منھ بھر قے ہوئی اور وہ قے خود لوٹ کر حلق کے اندر واپس چلی گئی روزہ نہیں ٹوٹا۔

(درمختار و ردالمحتار ج ۳ ص ۳۹۲ کتاب الصوم باب مایفسد الصوم ومالایفسدہٗ)

(۳۱) بلغم کی قے منھ بھر ہو یا کم ہو اس سے مطلقاً روزہ

نہیں ٹوٹتا ہے۔

(درمختار وردالمحتار ج۳ ص۳۹۳ کتاب الصوم باب مایفسد الصوم ومالا یفسدہٗ)

روزہ میں کھٹی ڈکار آنا

(۳۲) روزہ کی حالت میں کھٹی ڈکار آنے سے روزہ نہیں ٹوٹتا ہے۔ (فتاویٰ رضویہ ج ۱۰ ص ۴۸۶)

وہ کام جن سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے

قصداً کھانا، پینا، جماع کرنا

(۱) قصداً کھانے، پینے، جماع کرنے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے جب کہ روزہ دار ہونا یاد ہو (عالمگیری ج ا ص ۱۸۹)

بیڑی، سگریٹ، پان، گل، تمباکو وغیرہ کھانا

(۲) روزہ رکھ کر بیڑی، حقہ، سگار، سگریٹ وغیرہ پینے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔ یونہی پان یا صرف تمباکو کھانے سے بھی روزہ ٹوٹ جاتا ہے اگرچہ پیک تھوک دی ہو (بہارِ شریعت ح ۵ ص ۹۶ روزہ کا بیان) گل کے استعمال سے بھی روزہ ٹوٹ جائے گا۔ (فتاوی بحر العلوم ج ۲ ص ۲۷۶)

مسئلہ۔ حقہ پینے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے اور حقہ پینے والا یعنی حقہ کا عادی شخص اگر پیئے گا تو کفارہ بھی لازم آئے گا۔(ردالمحتار ج۳ص۳۶۶ کتاب الصوم باب مایفسد الصوم ومالا یفسدہٗ / بہارِ شریعت ح۵ص۹۳)

مسئلہ۔ طلب والے نے روزہ رکھ کر پان یا تمبا کو کھائی اگر ان کا کوئی حصہ حلق میں چلا گیا تو روزہ ٹوٹ جائے گا اور اس کی قضا اور کفارہ دونوں لازم آئیں گے۔اعلیحضرت علیہ الرحمہ پان،تمباکو اور نسوار کے بارے میں پوچھے گئے سوال کے جواب میں فرماتے ہیں کہ ان چیزوں کے استعمال سے جو روزہ جائے اس کی فقط قضا نہیں بلکہ کفارہ بھی ضرور ہوگا کہ ان میں صلاحِ بدن وقضائے شہوت ہے۔(فتاویٰ رضویہ ج۱۰ص۴۸۶)

منھ میں گھلنے والی چیز رکھنا

(۳) روزہ دار نے شکر وغیرہ ایسی چیز جو منھ میں رکھنے سے گھل جاتی ہے منھ میں رکھی اور تھوک نگل لیا روزہ ٹوٹ گیا۔(درمختار ج۲ص۳۶۷/۳۶۸ کتاب الصوم باب مایفسد الصوم الخ)

دانتوں میں پھنسی چیز کھانا

(۴) دانتوں کے درمیان کوئی چیز چنے کے برابر یا زیادہ تھی

اسے کھالیا یا کم تھی مگر منھ سے نکال کر پھر کھالی روزہ ٹوٹ گیا (درمختار ج۲ص ۳۶۸/۳۶۷ کتاب الصوم باب مایفسد الصوم ومالا یفسدہٗ)

خون کا نکل کر حلق سے نیچے اترنا

(۵) یا دانتوں سے خون نکل کر حلق سے نیچے اُترا اور خون تھوک سے زیادہ یا برابر تھا یا کم تھا مگر اُس کا مزہ حلق میں محسوس ہوا تو اِن سب صورتوں میں روزہ ٹوٹ گیا اور اگر کم تھا اور مزہ بھی محسوس نہ ہوا تو نہیں ٹوٹا۔(درمختار ج ۲ ص ۳۶۸/۳۶۷ کتاب الصوم باب مایفسد الصوم ومالا یفسدہٗ) یہی حکم پائیریا کی بیماری میں مسوڑھوں سے نکلنے والے خون اور پیپ کا ہے۔

روزہ میں دانت اکھڑوانا

(٦) دانت میں سخت تکلیف ہو کہ اکھڑوانا ضروری ہو جائے تو اکھڑوا سکتے ہیں لیکن اگر دانت سے خون نکل کر حلق سے نیچے اُترا اگرچہ سوتے میں ایسا ہوا ہو تو روزہ ٹوٹ جائے گا اوراس کی قضا واجب ہوگی۔(ردالمحتار ج۳ ص۳۶۸ کتاب الصوم باب مایفسد الصوم ومالا یفسدہٗ)

شرم گاہ میں بھیگی انگلی رکھنا

(۷)روزہ دار نے بھیگی انگلی یا انگلی پر کچھ لگا ہوا تھا اسے پاخانہ کے مقام میں یا عورت نے شرمگاہ میں رکھا تو روزہ ٹوٹ گیا۔(عالمگیری کتاب الصوم ج۱ص۲۰۴،درمختار وردالمحتار ج۳ص۳۶۹کتاب الصوم باب مایفسد الصوم ومالایفسدہٗ)

شرم گاہ میں دوا رکھنا

(۸)عورت نے دوا خشک یا تر خواہ کوئی چیز شرمگاہ میں اس طرح رکھی کہ فرج داخل کے اندر بالکل غائب کردی تو روزہ جاتا رہا۔(فتاوی رضویہ ج۱۰ص۴۷۷)

استنجا میں مبالغہ یعنی نیچے کو زور دینا

(۹)روزہ دار نے مبالغہ کے ساتھ یعنی نیچے کو زور دیکر استنجا کیا یہاں تک کہ حقنہ (پچکاری) رکھنے کی جگہ تک پانی پہنچ گیا تو روزہ ٹوٹ گیا اور اتنے مبالغہ کے ساتھ استنجا نہیں کرنا چاہئے کہ اس سے سخت بیماری کا اندیشہ ہے۔
(درمختار ج۳ص۳۶۹،کتاب الصوم باب مایفسد الصوم ومالایفسدہٗ)

پیشاب کے سوراخ میں پانی یا تیل ڈالنا

(۱۰)روزہ کی حالت میں مرد کے پیشاب کے سوراخ میں

پانی یا تیل ڈالنے سے روزہ نہیں ٹوٹے گا اگرچہ مثانہ تک پہنچ جائے لیکن عورت نے اپنی شرمگاہ میں ڈالا تو ٹوٹ جائے گا۔ (درمختار ج ۳ ص ۳۷۲ کتاب الصوم باب مایفسد ومالا یفسدہ / فتاوٰی عالمگیری کتاب الصوم ج ۱ ص ۲۰۴)

مسئلہ۔ جسے سوزاک کی بیماری ہے یا پیشاب کی نالی میں کوئی اور تکلیف ہے جس کے لئے پیشاب کے سوراخ سے دوا یا پانی کی پچکاری لینے کی ضرورت ہے تو روزہ کی حالت میں پچکاری لے سکتے ہیں اس سے روزہ نہیں ٹوٹے گا مگر یہ اجازت صرف مرد کے لئے ہے عورت کے لئے نہیں عورت کا روزہ ٹوٹ جائے گا۔ اعلیحضرت علیہ الرحمہ سوزاک کے مریض کے بارے میں کئے گئے سوال کے جواب میں فرماتے ہیں ''پچکاری سے مرد کا روزہ نہ جائے گا عورت کا جاتا رہے گا'' (فتاوی رضویہ ج ۱۰ ص ۴۸۷)

روزہ میں حقنہ لینا

(۱۱) روزہ کی حالت میں حقنہ لینے یعنی کسی دوا کی بتی یا پچکاری پاخانے کے مقام میں چڑھانے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔

(فتاوٰی عالمگیری کتاب الصوم ج ۱ ص ۲۰۴)

(۱۲)روزہ دار کا پاخانہ کا مقام (کانچ) باہر نکل آیا تو حکم ہے کہ کپڑے سے خوب پونچھ کر اُٹھے تری بالکل باقی نہ رہے اور اگر کچھ پانی اس پر باقی تھا اور کھڑا ہو گیا کہ پانی اندر چلا گیا تو روزہ ٹوٹ گیا۔(فتاویٰ عالمگیری کتاب الصوم ج اص۲۰۴رردالمحتار ج ۳ ص۳۶۹ کتاب الصوم باب مایفسد الصوم ومالایفسدہٗ)

(۱۳) جسے بواسیر کی بیماری ہے اُسے روزہ کی حالت میں پاخانے کے مقام میں دوا نہیں لگانا چاہئے کہ اگر دوا اندر چلی گئی یا حقنہ کی جگہ تک چلی گئی تو روزہ ٹوٹ جائے گا۔فتاوی خلیلیہ ج اص۵۰۳ پر خلاصۃ الفتاوی کے حوالے سے ہے کہ جو چیز ناک،کان یا پاخانہ کے راستے سے دماغ یا پیٹ میں پہنچے وہ بالا جماع روزہ توڑ دیتی ہے۔

ناک یا کان میں تیل یا دوا ڈالنا

(۱۴)ناک کے نتھنوں سے دوا چڑھانے یا کان میں تیل ڈالنے یا تیل کے چلے جانے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔

(فتاویٰ عالمگیری کتاب الصوم ج اص۲۰۴)

(۱۵) کان میں دوا ڈالنے سے بھی روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔(فتاوی

خلیلیہ ج ۱ ص ۵۰۳) کان میں پانی ڈالنے سے بھی راجح قول کے مطابق روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔(فتاوی قاضیخاں ج ۱ ص ۹۹/ جواہر الاخلاطی ص ۴۷/ فتاوی بزازیہ ج ۴ ص ۹۸/ احکام شریعت حصہ ۳ ص ۳۲۵)

(۱۶) روزہ دار کو ناس (ایک قسم کا سونگھنے کا پسا ہوا تمبا کو) لینا حرام ہے اس کا کوئی ذرہ دماغ کو پہنچا تو روزہ جاتا رہے گا۔ (فتاوی رضویہ ج ۱۰ ص ۵۱۱)

(۱۷) سردی زکام میں گرم پانی میں دوا ڈال کر بھپارہ لینے سے روزہ ٹوٹ جائے گا۔اسی طرح سردی زکام میں ایسی دوا سونگھنے سے کہ اس کے باریک اجزا دماغ میں چڑھ جائیں روزہ ٹوٹ جائے گا۔

کلی یا ناک میں پانی چڑھاتے وقت پانی کا اندر جانا

(۱۸) روزہ کی حالت میں کلی کرتے وقت بلا قصد پانی حلق سے نیچے اُتر گیا یا ناک میں پانی چڑھاتے وقت پانی دماغ کو چڑھ گیا روزہ ٹوٹ گیا مگر جب کہ روزہ دار ہونا بھول گیا ہو تو روزہ نہیں ٹوٹا اگر چہ قصداً ہو۔(عالمگیری کتاب الصوم ج ۱ ص ۲۰۲)

سوتے میں پانی پینا یا پانی کے قطرہ کا حلق میں جانا

(۱۹) روزہ دار نے سوتے میں پانی پی لیا یا کچھ کھالیا یا منھ کھولا

تھا اور پانی کا قطرہ حلق میں چلا گیا روزہ ٹوٹ گیا۔

(عالمگیری کتاب الصوم ج ا ص ۲۰۲ / بہار شریعت ح ۵ ص ۹۷)

روزہ کی حالت میں رنگین تاگہ منھ میں رکھنا

(۲۰) روزہ دار نے منھ میں رنگین تاگہ رکھا جس سے تھوک رنگین ہو گیا پھر تھوک نگل لیا روزہ ٹوٹ گیا۔

(فتاوی عالمگیری کتاب الصوم ج ا ص ۲۰۳ / بہار شریعت ح ۵ ص ۹۷)

(۲۱) روزہ دار نے ڈورا بٹا اور اسے تر کرنے کے لئے منھ پر گزارا پھر دوبارہ سہ بارہ یونہی کیا روزہ نہیں ٹوٹا لیکن اگر ڈورے سے کچھ رطوبت جدا ہو کر منھ میں رہ گئی اور اس تھوک کو نگل لیا روزہ ٹوٹ گیا (درمختار ورد المحتار ج ۳ ص ۳۷۴ کتاب الصوم)

روزہ دار کے منھ میں آنسو یا پسینہ کا جانا

(۲۲) روزہ کی حالت میں آنسو منھ میں گیا اور اسے نگل لیا اگر ایک قطرہ یا دو قطرہ ہے تو روزہ نہیں ٹوٹا اور اگر زیادہ ہے کہ اس کی نمکینی پورے منھ میں محسوس ہوئی تو روزہ ٹوٹ گیا، یہی حکم پسینہ کا بھی ہے۔ (فتاوی عالمگیری کتاب الصوم ج ا ص ۲۰۴ / بہار شریعت ح ۵ ص ۹۸)

بیوی کا بوسہ لینے، گلے لگانے، چھونے سے انزال ہونا

(۲۳) روزہ کی حالت میں بیوی کا بوسہ لیا یا چھوایا مباشرت کی یا گلے لگایا اور انزال ہوگیا روزہ ٹوٹ گیا۔

(فتاویٰ عالمگیری کتاب الصوم ج ا ص ۲۰۴)

قے کی وہ صورتیں جن سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے

(۲۴) روزہ کی حالت میں کھانے یا پانی یا صفرا (پت) یا خون کی قصداً بھر منھ قے کی اور روزہ دار ہونا یاد ہے خواہ وہ قے خود لوٹ کر حلق میں گئی ہو یا نہ گئی ہو یا لوٹائی ہو یا نہ لوٹائی ہو بہر صورت روزہ ٹوٹ جائے گا۔ (درمختار مع ردالمحتار ج ۳ ص ۳۹۳ کتاب الصوم باب مایفسد الصوم ومالا یفسدہٗ)

(۲۵) روزہ کی حالت میں منھ بھر قے اگر خود بخود ہوئی اور اس نے حلق کے اندر وہ قے واپس لوٹائی اگر چہ اس میں سے صرف چنے کے برابر حلق سے نیچے اتری ہو روزہ ٹوٹ گیا۔ (درمختار وردالمحتار ج ۳ ص ۳۹۲ کتاب الصوم باب مایفسد الصوم الخ)

اگربتی، لوبان وغیرہ کا دھواں سونگھنا مکھی اور دھول نگلنا

(۲۶) روزہ یاد ہوتے ہوئے قصداً دھواں حلق یا دماغ میں

پہنچانے سے روزہ ٹوٹ جائے گا چاہے وہ کسی چیز کا دھواں ہو اور کسی طرح حلق یا دماغ میں پہنچایا ہو یہاں تک کہ اگر بتی لوبان وغیرہ خوشبو سلگ رہی تھی منھ قریب کر کے دھوئیں کو ناک سے سونگھا کہ وہ دماغ یا حلق میں چلا گیا تو روزہ ٹوٹ گیا۔ اسی طرح قصداً مکھی نگلنے یا قصداً دھول اور گرد و غبار حلق یا دماغ میں داخل کرنے سے بھی روزہ ٹوٹ جائے گا۔

(درمختار مع ردالمحتار ج۳ ص۳۶۶ کتاب الصوم باب مایفسد الصوم و مالا یفسدہٗ، فتاوی عالمگیری ج۱ ص۲۰۳ کتاب الصوم، فتاوی رضویہ ج۱۰ ص۴۹۲ ملخصا)

بھول کر کھانے والے کا یاد آنے کے بعد لقمہ نہ پھینکنا

(۲۷) روزہ دار بھول کر کھا رہا تھا یاد آتے ہی فوراً لقمہ نہیں پھینکا بلکہ نگل لیا یا صبح صادق سے پہلے کھا رہا تھا صبح صادق ہوتے ہی لقمہ پھینکنے کے بجائے نگل لیا تو دونوں صورتوں میں روزہ ٹوٹ گیا۔ (فتاویٰ عالمگیری کتاب الصوم ج۱ ص۲۰۴)

وہ صورتیں جن میں روزہ ٹوٹنے پر صرف قضا ہے کفارہ نہیں

(۱) یہ گمان کر کے کہ رات ہے صبح صادق نہیں ہوئی ہے کھایا یا پیا یا جماع کیا بعد کو معلوم ہوا کہ صبح صادق ہو چکی تھی اور یہ

کھانا پینا اور جماع صبح صادق کے بعد ہوا یا کھانے، پینے پر مجبور کیا گیا تو اس روزہ کی صرف قضا لازم ہے کفارہ نہیں۔(درمختار مع ردالمحتار ج ۳ ص ۳۷۴ کتاب الصوم باب مایفسد الصوم ومالایفسدہٗ)

(۲) روزہ دار نے بھول کر کھایا یا پیا یا جماع کیا یا احتلام ہوا یا دیکھنے سے انزال ہوا یا قے ہوئی اور ان سب صورتوں میں یہ گمان کر کے کہ روزہ ٹوٹ گیا اب قصداً کھالیا تو اس روزہ کی صرف قضا ہے کفارہ نہیں۔

(درمختار ج ۳ ص ۳۷۵ کتاب الصوم باب مایفسد الصوم ومالایفسدہٗ)

(۳) روزہ کی حالت میں حقنہ لیا، یا ناک سے دوا چڑھائی، یا کان میں تیل ڈالا، یا پیٹ یا دماغ کی جھلی تک زخم تھا اس میں دوا ڈالی جو پیٹ یا دماغ تک پہنچ گئی، یا پتھر، کنکر، مٹی، روئی کاغذ، گھاس وغیرہ ایسی چیز کھائی جس سے لوگ گھن کرتے ہیں تو روزہ ٹوٹ گیا اور اس کی صرف قضا لازم ہے کفارہ نہیں۔(درمختار مع ردالمحتار ج ۳ ص ۳۷۶، ۳۷۷ کتاب الصوم باب مایفسد الصوم ومالایفسدہٗ)

(۴) رمضان میں روزہ کی نیت کے بغیر روزہ کی طرح رہا، یا صبح میں روزہ کی نیت نہیں کی دن میں زوال سے پہلے روزہ

کی نیت کی اور نیت کے بعد قصداً کھالیا یا ادائے روزۂ رمضان کے علاوہ کسی اور روزہ کو فاسد کردیا تو ان سب صورتوں میں صرف روزہ کی قضا واجب ہے کفارہ نہیں۔(درمختار مع ردالمحتار ج ۳ ص ۳۷۹/۳۷۷ کتاب الصوم باب مایفسد الصوم ومالایفسدہٗ)

(۵)روزہ کی حالت میں بارش کی بوند یا اولا حلق میں چلا گیا یا بہت سے آنسو یا بہت سا پسینہ نگل لیا تو صرف قضا واجب ہے کفارہ نہیں۔(درمختار مع ردالمحتار ج ۳ ص ۳۷۸ کتاب الصوم باب مایفسد الصوم ومالایفسدہٗ)

(٦)روزہ کی حالت میں بیوی کی ران یا پیٹ پر جماع کیا یا بوسہ لیا یا ہونٹ چوسے یا بدن کو چھوا اگر چہ بیچ میں ایسا کپڑا ہو جو بدن کی گرمی محسوس ہونے سے نہ روکتا ہو اور ان سب صورتوں میں انزال ہوگیا تو روزہ ٹوٹ گیا اس کی قضا واجب ہے کفارہ نہیں (درمختار مع ردالمحتار ج ۳ ص ۳۷۹/۳۷۸ کتاب الصوم باب مایفسد الصوم ومالایفسدہٗ)

(۷)روزہ کی حالت میں مشت زنی کی یا مباشرتِ فاحشہ کی اور انزال ہوگیا تو روزہ ٹوٹ گیا اس کی صرف قضا واجب ہے کفارہ نہیں۔(درمختار مع ردالمحتار ج ۳ ص ۳۷۹ کتاب الصوم

باب مایفسد الصوم و مالا یفسدہٗ) مشت زنی حرام ہے روزہ میں اور سخت حرام حدیث میں ایسے شخص کو ملعون کہا گیا ہے۔

(۸) رات سمجھ کر سحری کھالی یا رات ہونے میں شک تھا سحری کھالی حالانکہ صبح ہو چکی تھی تو روزہ نہیں ہوا اُس کی صرف قضا ہے کفارہ نہیں۔ (درمختار مع ردالمحتار ج۳ ص۳۸۰ کتاب الصوم باب مایفسد الصوم و مالا یفسدہٗ)

(۹) یہ سمجھ کر کہ سورج ڈوب گیا ہے روزہ افطار کرلیا حالانکہ سورج ڈوبا نہیں تھا، یا دو لوگوں نے شہادت دی کہ سورج ڈوب گیا اور دو لوگوں نے شہادت دی کہ سورج نہیں ڈوبا ہے دن ہے اور اس نے روزہ افطار کرلیا بعد کو معلوم ہوا کہ سورج غروب نہیں ہوا تھا تو ان صورتوں میں روزہ کی صرف قضا ہے کفارہ نہیں۔ (درمختار مع ردالمحتار ج۳ ص۳۸۰/۳۸۱ کتاب الصوم باب مایفسد الصوم و مالا یفسدہٗ)

(۱۰) صبحِ صادق سے پہلے جماع میں مشغول تھا صبحِ صادق ہوتے ہی فوراً الگ ہو گیا یا بھول کر جماع میں مشغول تھا یاد آتے ہی فوراً الگ ہو گیا تو روزہ نہیں ٹوٹا اور اگر فوراً الگ نہیں ہوا اُسی حالت پر رہا تو روزہ گیا اور اس کی قضا واجب

ہے کفارہ نہیں۔(درمختار مع ردالمحتار ج ۳ ص ۳۶۹ کتاب الصوم باب مایفسد الصوم و مالایفسدہٗ)

جن کا روزہ ٹوٹ گیا وہ باقی دن کس طرح گزاریں

(۱۱) مسافر مقیم ہوا یا حیض و نفاس والی عورت پاک ہوگئی یا بیمار اچھا ہوگیا یا مجنون کو ہوش آ گیا یا جس کا روزہ ٹوٹ گیا اگرچہ جبراً کسی نے توڑ دیا یا غلطی سے پانی وغیرہ کوئی چیز حلق میں جانے سے ٹوٹ گیا یا رات سمجھ کر سحری کھائی تھی حالانکہ صبح ہو چکی تھی یا غروب سمجھ کر افطار کرلیا حالانکہ دن باقی تھا تو ان سب صورتوں میں جو کچھ دن باقی ہے اسے روزہ کی طرح گزارنا واجب ہے اور کوئی بھی ایسا کام جو روزہ کے منافی ہے مثلاً کھانا پینا ناجائز ہے اور اس دن کے روزہ کی قضا لازم ہے۔(درمختار وردالمحتار ج ۳ ص ۳۸۳/۳۸۴ کتاب الصوم باب مایفسد الخ)

(۱۲) صبح صادق کے بعد مسافر مقیم ہوا یا بیمار اچھا ہوا یا مجنون کو ہوش آیا اور انہوں نے ضحوۂ کبریٰ (دوپہر) سے پہلے روزہ کی نیت کی تو ان کا روزہ ہوگیا اور حیض و نفاس والی صبح صادق کے بعد پاک ہوئی اور ضحوی کبری سے پہلے روزہ کی نیت کی اس کا روزہ نہیں ہوا اس پر قضا لازم ہے۔(درمختار ج ۳

ص ۳۸۵ کتاب الصوم باب مایفسد الصوم الخ)

دس سال کے بچہ کے روزہ کا حکم

(۱۳) بچہ کی عمر دس سال کی ہو جائے اور اس میں روزہ رکھنے کی طاقت ہو تو روزہ رکھوایا جائے اگر نہ رکھے تو مار کر رکھوائیں اگر اس نے روزہ رکھ کر توڑ دیا تو اس روزہ کی قضا نہیں ہے۔ البتہ اگر نماز شروع کر کے توڑی تو پھر پڑھوائی جائے (درمختار وردالمحتار ج ۳ ص ۳۸۵ کتاب الصوم باب مایفسد الصوم الخ)

وہ صورتیں جن میں روزہ کی قضا کے ساتھ کفارہ بھی لازم ہے

(۱) رمضان میں روزہ دار مکلّف مقیم نے رمضان کے روزہ کی ادا کی نیت سے روزہ رکھا اور قصداً کسی قابلِ شہوت آدمی کے ساتھ آگے یا پیچھے کے مقام میں جماع کیا یا اس روزہ دار کے ساتھ جماع کیا گیا تو روزہ ٹوٹ گیا اور اس روزہ کی قضا اور کفارہ دونوں لازم ہیں۔ (درمختار و ردالمحتار ج ۳ ص ۳۸۵/۳۸۶ کتاب الصوم باب مایفسد الصوم ومالایفسدہٗ)

(۲) یا اس روزہ دار نے عمداً کوئی غذا یا دوا کھائی یا پانی پیا یا کوئی چیز لذت کے لئے کھائی یا پی تو روزہ ٹوٹ گیا اور اس روزہ کی قضا اور کفارہ دونوں لازم ہیں۔ (درمختار وردالمحتار ج ۳

ص۳۸۶ کتاب الصوم باب مایفسد الصوم ومالایفسدہٗ)

(۳) یا اس روزہ دار نے کوئی ایسا کام کیا جس سے افطار (روزہ ٹوٹنے) کا گمان نہ ہوتا ہو اور اس نے روزہ ٹوٹنے کا گمان کر کے قصداً کھا پی لیا مثلاً پچھنا لگوایا یا سرمہ لگایا یا عورت کو چھوا یا بوسہ لیا یا ساتھ لٹایا یا مباشرتِ فاحشہ کی اور ان سب صورتوں میں انزال نہ ہوا اب ان کاموں کے بعد یہ گمان کر کے کہ روزہ ٹوٹ گیا قصداً کھایا پیا روزہ ٹوٹ گیا اُس کی قضا اور کفارہ دونوں لازم ہوئے (درمختار وردالمحتار ج۳ ص۳۸۸ کتاب الصوم باب مایفسد الصوم الخ)

(۴) تیل لگایا یا غیبت کی پھر یہ گمان کرلیا کہ روزہ ٹوٹ گیا یا کسی عالم ہی نے روزہ ٹوٹنے کا فتویٰ دے دیا اب اس نے کھا پی لیا جب بھی قضا کے ساتھ کفارہ لازم ہے۔

(درمختار ج۳ ص۳۸۹ کتاب الصوم باب مایفسد الصوم ومالایفسدہٗ)

(۵) بھول کر کھایا یا پیا یا جماع کیا یا قے آئی اور ان سب صورتوں میں اسے معلوم تھا کہ روزہ نہیں ٹوٹا پھر اس کے بعد کھالیا تو کفارہ لازم نہیں ہے۔ اگر احتلام ہوا اور اسے معلوم تھا کہ روزہ نہیں ٹوٹا پھر کھالیا تو قضا کے ساتھ کفارہ بھی لازم ہے۔ (ردالمحتار ج ۳ ص۳۷۵ کتاب الصوم باب مایفسد الصوم ومالا یفسدہٗ / بہارِ شریعت ح۵ ص۱۰۱)

(۶) کچا گوشت کھایا تو قضا کے ساتھ کفارہ لازم ہے لیکن اگر گوشت سڑا ہو تو کفارہ نہیں ہے۔ (ردالمحتار ج ۳ ص ۳۸۷ کتاب الصوم باب مایفسد الصوم ومالایفسدہٗ)

(۷) مٹی کھانے سے کفارہ واجب نہیں مگر گل ارمنی یا وہ مٹی جس کے کھانے کی عادت ہے کھائی تو کفارہ واجب ہے اور نمک تھوڑا کھایا تو کفارہ واجب ہے زیادہ کھایا تو نہیں۔

(فتاوٰی عالمگیری ا ص ۲۰۵ ر بہار شریعت ح ۵ ص ۱۰۲)

(۸) تھوک میں خون تھا اگر چہ خون غالب ہو نگل لیا یا خون پی لیا تو روزہ ٹوٹ گیا مگر کفارہ نہیں ہے۔

(بہار شریعت ح ۵ ص ۱۰۲ بحوالہ جوہرہ)

(۹) کچی بہی یا پستہ یا آخروٹ مسلّم یا خشک بادام مسلّم نگل لیا تو کفارہ نہیں ہے اور خشک پستہ یا خشک بادام اگر چبا کر کھایا اور اس میں مغز بھی ہو تو کفارہ ہے اور مسلّم نگل لیا ہو تو کفارہ نہیں ہے اگر چہ پھٹا ہو اور تر بادام مسلم نگل لیا تو کفارہ ہے۔ (فتاوٰی عالمگیری ا ص ۲۰۲ ر بہار شریعت ح ۵ ص ۱۰۲)

(۱۰) چنے کا ساگ کھایا تو کفارہ واجب ہے یہی حکم درخت کے پتوں کا ہے کہ کھائے جاتے ہوں تو کفارہ ہے ورنہ نہیں۔

(فتاویٰ عالمگیری ا ص ۲۰۵ / بہار شریعت ح ۵ ص ۱۰۲)

(۱۱) خربوز یا تربوز کا چھلکا کھایا اگر خشک ہو یا ایسا ہو کہ لوگ اسے کھانے سے گھن کرتے ہوں تو کفارہ نہیں ہے ورنہ کفارہ ہے۔ کچے چاول، باجرہ، مسور، مونگ کھائی تو کفارہ نہیں۔ یہی حکم کچے جو کا ہے اور بھونے ہوئے ہوں تو کفارہ لازم ہے۔ (فتاویٰ عالمگیری ا ص ۲۰۳ / ۲۰۵ / بہار شریعت ح ۵ ص ۱۰۲)

(۱۲) مشک، زعفران، کافور، سرکہ کھا کھایا، یا خربوزہ، تربوزہ ککڑی، کھیرا، باقلا کا پانی پیا تو کفارہ واجب ہے۔

(فتاویٰ عالمگیری ا ص ۲۰۵ / بہار شریعت ح ۵ ص ۱۰۲)

(۱۳) تِل یا تِل کے برابر کھانے کی کوئی چیز باہر سے منھ میں ڈال کر بغیر چبائے نگل لی روزہ ٹوٹ گیا اور کفارہ واجب ہے۔ (درمختار ج ۳ ص ۳۹۴ کتاب الصوم باب ما یفسد الصوم و مالا یفسدہٗ)

(۱۴) سحری کا نوالہ منھ میں تھا کہ صبح صادق ہوگئی یا بھول کر کھا رہا تھا نوالہ منھ میں تھا یاد آ گیا اور نوالہ نگل لیا تو دونوں صورتوں میں کفارہ واجب ہے اور اگر نوالہ کو منھ سے باہر نکال کر پھر کھا لیا تو صرف قضا واجب ہے کفارہ نہیں۔

(فتاویٰ عالمگیری اول ص ۲۰۳ / بہار شریعت ح ۱۰۲)

کفارہ لازم ہونے کے شرائط

(۱) روزہ توڑنے سے کفارہ کے لازم ہونے کے لئے شرط ہے کہ رات ہی سے رمضان کے روزہ کی نیت کی ہو اگر دن میں نیت کی اور توڑ دیا تو کفارہ لازم نہیں ہے۔ (درمختار مع ردالمحتار ج ۳۹۰ کتاب الصوم باب مایفسد الصوم ومالا یفسدہٗ)

(۲) کفارہ لازم ہونے کیلئے یہ بھی ضروری ہے کہ روزہ توڑنے کے بعد کوئی ایسی بات نہ پائی گئی ہو جو روزہ کے منافی ہو یا بغیر اختیار ایسی چیز پائی گئی ہو جس سے روزہ افطار کرنے کی اجازت ہوتی ہے مثلاً عورت نے روزہ توڑا روزہ توڑنے کے بعد اسی دن اسے حیض آ گیا یا روزہ توڑنے کے بعد اسی دن ایسا بیمار ہو گیا جس میں روزہ نہ رکھنے کی اجازت ہے تو کفارہ ساقط ہے۔ (درمختار مع ردالمحتار ج ۳ ص ۳۹۰ کتاب الصوم باب مایفسد الصوم ومالا یفسدہٗ)

مسئلہ ۔ کفارہ واجب ہونے کے لئے پیٹ بھر کے کھانا ضروری نہیں ہے تھوڑا سا کھانے سے بھی کفارہ واجب ہو جاتا ہے۔ (بہار شریعت ح ۵ ص ۱۰۱ بحوالہ جوہرہ)

مسئلہ ۔ جن صورتوں میں روزہ توڑنے پر کفارہ لازم نہیں

ان میں شرط ہے کہ ایک ہی بار ایسا ہوا ہو اور معصیت کا قصد نہ کیا ہو ورنہ ان میں کفارہ دینا واجب ہے۔(درمختار ج۳ص۳۸۲/۳۸۳ کتاب الصوم باب مایفسد الصوم ومالایفسدہٗ)

روزہ کا کفارہ

روزہ توڑنے کا کفارہ ہے ایک روزہ کے بدلے(۱) ایک غلام آزاد کرنا اگر اس پر قدرت نہ ہو تو(۲) لگاتار ساٹھ روزے رکھنا اگر اس پر بھی قدرت نہ ہو تو(۳) ساٹھ مسکینوں کو دونوں وقت پیٹ بھر کھانا کھلانا۔

(ردالمحتار ج۳ص۳۹۰ کتاب الصوم باب مایفسد الصوم الخ)

کفارہ سے متعلق اہم مسائل

(۱) غلام چونکہ آجکل میسر نہیں اس لئے کفارہ میں لگا تار ساٹھ روزے رکھے جائیں اگر درمیان میں ایک دن کا بھی روزہ چھوٹ گیا تو پھر سے رکھے جائیں اس صورت میں پہلے کے روزوں کا شمار نہیں ہوگا۔

(ردالمحتار ج۳ص۳۹۰ کتاب الصوم بہارِ شریعت ح۵ص۱۰۳)

(۲) اگر عورت نے کفارہ کے روزے رکھے اور اسے اس دوران حیض آگیا تو اسے دوبارہ رکھنے کی ضرورت نہیں ہے

بلکہ حیض سے پہلے کے روزے اور حیض کے بعد کے روزے دونوں مل کر ساٹھ ہو گئے تو کفارہ ادا ہو جائے گا۔

(ردالمحتار ج۳ ص۳۹۰ کتاب الصوم / بہارِ شریعت ح۵ ص۱۰۳)

(۳) اگر عورت کو کفارہ کے دوران نفاس آیا تو تمام روزے پھر سے رکھنا ہونگے۔ (درمختار ورد المحتار ج۵ ص۱۴۱ کتاب الطلاق الخ)

(۴) اگر روزے نہ رکھ سکے بایں طور کہ بیمار ہے اور اچھا ہونے کی امید نہیں یا بہت بوڑھا ہے تو ساٹھ مسکینوں کو دونوں وقت بھر پیٹ کھانا کھلائے یہ اختیار ہے کہ ایک دم ساٹھ مسکینوں کو کھلا دے یا متفرق طور پر۔ (درمختار ورد المحتار ج۵ ص۱۴۳ کتاب الطلاق باب الکفارۃ)

(۵) اگر بیمار تھا اچھا ہوگیا اور اس میں روزے رکھنے کی طاقت آ گئی تو یہ کھلانا نفل صدقہ ہو جائے گا اور کفارہ میں روزے رکھنا واجب ہونگے۔ (درمختار ورد المحتار ج۵ ص۱۴۳ کتاب الطلاق باب الکفارۃ)

(۶) کھانا کھلانے میں یہ ضروری ہے کہ جن ساٹھ مسکینوں کو پہلے وقت کھلایا ہے انہیں ساٹھ کو دوسرے وقت بھی کھلائے اگر ان کے علاوہ دوسرے ساٹھ کو کھلایا تو کفارہ ادا نہیں ہوگا بلکہ اس صورت میں ضروری ہے کہ پہلے والوں یا بعد والوں کو

پھر ایک وقت کھلائے۔

(درمختار وردالمحتار ج۵ص۱۴۳ کتاب الطلاق باب الکفارۃ)

(۷) کھانا کھلانے میں یہ بھی شرط ہے کہ تمام مسکین بالغ ہوں ان میں ایک بھی غیر مراہق نابالغ بچہ نہ ہو ورنہ کفارہ ادا نہیں ہوگا ہاں اگر ایک جوان مسکین کی پوری خوراک کا اس بچہ کو مالک بنادیا جائے کہ چاہے تو کھائے چاہے ساتھ لے جائے تو جائز ہے۔ (درمختار وردالمحتار ج۵ص۱۴۳ کتاب الطلاق باب الکفارۃ)

(۸) کھانا کھلانے میں یہ بھی شرط ہے کہ سب کو پیٹ بھر کھلایا جائے اگر چہ تھوڑے ہی کھانے میں آسودہ ہو جائیں اگر پہلے ہی سے کسی کا پیٹ بھرا ہو تو اس کا کھانا کافی نہیں ہے۔

(درمختار وردالمحتار ج۵ص۱۴۴،۱۴۵ کتاب الطلاق باب الکفارۃ)

(۹) بہتر ہے کہ گیہوں کی روٹی اور سالن کھلایا جائے اور اس سے بہتر کھانا ہو تو اور اچھا ہے۔

(درمختار وردالمحتار ج۵ص۱۴۴،۱۴۵ کتاب الطلاق باب الکفارۃ)

(۱۰) کھانا کھلانے کی بجائے ہر مسکین کو صدقہ فطر کی مقدار یعنی نصف صاع گیہوں (۲ کلو ۴۵ گرام) یا ایک صاع جو یا انکی قیمت بطور تملیک دے دینا بھی جائز ہے۔ اور یہ اناج یا

رقم ان کو دے سکتے ہیں جن کو صدقہ فطر دے سکتے ہیں۔

(درمختار وردالمحتار ج ۵ ص ۱۴۳، ۱۴۴ کتاب الطلاق باب الکفارۃ)

(۱۱) یہ بھی جائز ہے کہ صبح کو کھانا کھلا دیں اور شام کے کھانے کی قیمت دے دیں یا شام کو کھلا دیں اور صبح کے کھانے کی قیمت دے دیں یا دو دن صبح کو یا شام کو کھلا دیں یا تیس مسکینوں کو کھلا دیں اور تیس کو قیمت دے دیں غرض یہ کہ ساٹھ کی تعداد جس طرح چاہیں پوری کر سکتے ہیں اس کا اختیار ہے۔

(درمختار وردالمحتار ج ۵ ص ۱۴۳، ۱۴۴ کتاب الطلاق باب الکفارۃ)

(۱۲) یہ بھی جائز ہے کہ ایک مسکین کو ساٹھ دن تک دونوں وقت کھانا کھلا دیں یا ہر دن صدقہ فطر کی مقدار اسے دیدیں کفارہ ادا ہو جائے گا لیکن اگر ایک ہی دن میں ایک مسکین کو سب دے دیا ایک دفعہ میں یا ساٹھ دفعہ کر کے تو صرف اس ایک دن کا ادا ہوا۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۵۱۳، بہار شریعت ح ۸ ص ۱۰۶)

(۱۳) اگر تیس مسکینوں کو ایک ایک صاع گیہوں دیئے یا دو دو صاع جو (یعنی دو فطرہ کی مقدار) تو صرف تیس کو دینا

مانا جائے گا اور اس صورت میں تیس مسکینوں کو پھر دینا پڑے گا یہ اس وقت ہے جب کہ ایک دن میں دیئے ہوں اور دو دنوں میں دیئے تو جائز ہے۔(عالمگیری ج ۱ ص ۵۱۳، بہار شریعت ح ۸ ص ۱۰۶)

(۱۴)ایک وقت میں ایک سو بیس مسکینوں کو کھانا کھلا دیا تو کفارہ ادا نہیں ہوا بلکہ اس صورت میں ضروری ہے کہ ان میں سے ساٹھ مسکینوں کو پھر ایک وقت کھلائے چاہے اسی دن یا کسی دوسرے دن اور اگر یہ مسکین نہ ملیں تو دوسرے ساٹھ مسکینوں کو دونوں وقت کھلائے۔ (درمختار ج ۵ ص ۱۴۸ کتاب الطلاق باب الکفارۃ، بہار شریعت ح ۸ ص ۱۰۶)

(۱۵)جس کے ذمہ کفارہ تھا اس کا انتقال ہو گیا وارث نے اس کی طرف سے کھانا کھلا دیا تو کفارہ ادا ہو جائے گا۔ (ردالمحتار ج ۵ ص ۱۴۵ کتاب الطلاق باب الکفارۃ، بہار شریعت ح ۸ ص ۱۰۷)

(۱۶)دو روزے توڑے اور دونوں روزے دو رمضان کے ہیں تو دونوں کے لئے دو کفارے ہیں اگرچہ پہلے کا کفارہ ابھی ادا نہ کیا ہو۔(ردالمحتار ج ۳ ص ۳۹۱ کتاب الصوم باب مایفسد الصوم ومالا یفسدہٗ/بہارِ شریعت ح ۵ ص ۱۰۳)لیکن فتاوی

مصطفویہ میں ہے ''بلکہ صحیح یہ ہے کہ اگر دو رمضانوں کے روزے ہوں تو بھی ایک ہی کفارہ دینا ہوگا جب کہ اب تک کفارہ نہ دیا ہو'' (فتاوی مصطفویہ ص۳۰۰ بحوالہ درمختار ورد المحتار)

(۱۷) اور اگر دونوں روزے ایک ہی رمضان کے ہوں اور پہلے کا کفارہ ادا نہ کیا ہو تو ایک ہی کفارہ دونوں کے لئے کافی ہے۔ (بہار شریعت ح۵ ص۱۰۳ بحوالہ جوہرہ)

ھــدایــت۔ رمضان کا ایک روزہ قصداً توڑا تو اس کی قضا کا ایک روزہ ہے اور ساٹھ روزے کفارہ کے اس طرح ایک روزہ کے بدلے اکسٹھ روزے رکھنا ہوں گے۔

وہ چیزیں جن سے روزہ مکروہ ہوجاتا ہے

روزہ میں کچھ چکھنا

(۱) روزہ دار کو بلا عذر کوئی چیز چکھنا یا چبانا مکروہ ہے، چکھنے کا عذر یہ ہے کہ مثلاً شوہر بدمزاج ہے نمک کم یا زیادہ ہوگا تو ناراض ہوگا اس وجہ سے چکھنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ اور چبانے کا عذر یہ ہے کہ مثلاً اتنا چھوٹا بچہ ہے جو روٹی نہیں کھا سکتا اور کوئی نرم غذا بھی نہیں ہے اور نہ روزہ دار کے علاوہ کوئی

اور شخص ہے جو چبا کر بچہ کو کھلا دے تو اس صورت میں روزہ دار کو روٹی وغیرہ چبانا مکروہ نہیں ہے۔ (درمختار ورد المحتار ج ۳ ص ۳۹۵ کتاب الصوم باب مایفسد الصوم و مالا یفسدہٗ)

انتباہ ۔ چکھنے کا مطلب یہ ہے کہ زبان پر رکھ کر مزہ معلوم کر لیں اور اسے تھوک دیں۔ اس میں سے کچھ بھی حلق میں نہ جانے پائے، چکھنے کا یہ مطلب ہرگز نہیں ہے کہ اس میں سے کچھ کھالیا جائے اگر اس طرح چکھا تو روزہ ٹوٹ جائے گا اور اگر کفارہ کے شرائط پائے گئے تو کفارہ بھی لازم ہوگا۔ (بہارِ شریعت ص ۵ ص ۱۰۵ ملخصاً)

(۲) کوئی چیز خریدی جس کا چکھنا ضروری ہے اگر نہیں چکھا تو نقصان ہوگا تو چکھنے میں حرج نہیں ورنہ مکروہ ہے۔ (درمختار ج ۳ ص ۳۹۵ کتاب الصوم باب مایفسد الصوم و مالا یفسدہٗ)

(۳) بلا عذر چکھنا یا چبانا فرض روزہ میں مکروہ ہے نفل میں نہیں جب کہ اس کی حاجت ہو۔ (درمختار ورد المحتار ج ۳ ص ۳۹۵ کتاب الصوم باب مایفسد الصوم و مالا یفسدہٗ)

بیوی کا بدن چھونا، بوسہ لینا، گلے لگانا

(۴) روزہ کی حالت میں بیوی کا بوسہ لینا، گلے لگانا، اُس کا بدن چھونا مکروہ ہے جب کہ انزال ہو جانے یا جماع میں مبتلا

ہو جانے کا اندیشہ ہو اور عورت کی زبان یا ہونٹ کا چوسنا اور یونہی مباشرتِ فاحشہ مطلقاً مکروہ ہے چاہے اندیشۂ انزال و جماع ہو یا نہ ہو۔

(درمختار وردالمحتار ج۳ ص۳۹۶ کتاب الصوم باب ما یفسد الصوم وما لا یفسدہٗ)

مسئلہ ۔ روزہ کی حالت میں بیوی کی زبان چوسی اور اُس کا تھوک منھ میں آیا تو اُسے فوراً تھوک دے اگر نہیں تھوکا اور وہ تھوک حلق میں چلا گیا تو روزہ ٹوٹ جائے گا اور اگر قصداً بحالت لذت پیا تو کفارہ بھی لازم آئے گا۔

(فتاوی رضویہ ج۱۰ ص۵۵۲ ملخصا)

درازیٔ داڑھی کیلئے تیل، زینت کے لئے سرمہ لگانا

(۵) روزہ میں داڑھی مونچھ میں تیل لگانا اور سرمہ لگانا مکروہ نہیں ہے لیکن اگر زینت کے لئے سرمہ لگایا یا اس لئے تیل لگایا کہ داڑھی بڑھ جائے جب کہ پہلے سے داڑھی ایک مشت ہے تو یہ دونوں باتیں بغیر روزہ کے بھی مکروہ ہیں اور روزہ میں بدرجۂ اولیٰ مکروہ ہیں۔

(درمختار مع ردالمحتار ج۳ ص۳۹۷ کتاب الصوم باب ما یفسد الصوم وما لا یفسدہٗ)

کلی، استنجا، ناک میں پانی چڑھانے میں مبالغہ کرنا

(۶) روزہ دار کو مبالغہ کے ساتھ کلی کرنا اور ناک میں پانی چڑھانا مکروہ ہے۔ یونہی مبالغہ کے ساتھ یعنی نیچے کو زور دے

کر استنجا کرنا مکروہ ہے۔ (فتاویٰ عالمگیری ج۱ص۱۹۹)

منہ میں تھوک اکٹھا کر کے نگل لینا

(۷) روزہ میں منہ میں تھوک اکٹھا کر کے نگل جانا مکروہ ہے اور بغیر روزہ کے بھی یہ ناپسندیدہ ہے۔

(فتاویٰ عالمگیری ج۱ص۱۹۹، بہار شریعت ح۵ص۱۰۵)

پچھنے لگوانا

(۸) روزہ کی حالت میں پچھنا کھلوانا، پچھنے لگوانا جب کہ کمزور ہو جانے کا اندیشہ ہو مکروہ ہے۔

(درمختار وردالمحتار ج۳ص۳۹۹ کتاب الصوم باب ما یفسد الصوم ومالا یفسدہٗ)

سحری میں زیادہ دیر کرنا

(۹) سحری میں تاخیر کرنا مستحب ہے مگر اتنی تاخیر مکروہ ہے کہ صبح ہونے کا شک ہو جائے۔ (فتاویٰ عالمگیری ج۱ص۲۰۰)

جھوٹ بولنا، گالی دینا، غیبت کرنا، گانا، بجانا

(۱۰) روزہ رکھ کر جھوٹ بولنا، چغلی کرنا، غیبت کرنا، گالی دینا، بے ہودہ بات کہنا، کسی کو تکلیف دینا، گانے گانا، گانے سننا، ناچنا، ناچ دیکھنا، فلمیں دیکھنا وغیرہ سے روزہ مکروہ ہو جاتا ہے۔

عطر وغیرہ خوشبو لگانا، سونگھنا

(۱۱) روزہ کی حالت میں عطر لگانا جائز ہے یو ہیں گلاب وغیرہ کا پھول یا مشک، عطر وغیرہ ایسی خوشبو سونگھنا جائز ہے کہ سونگھنے سے جس کے اجزا دماغ میں نہ چڑھیں اگرچہ عطر وغیرہ کی بو حلق میں محسوس ہو۔ (درمختار مع ردالمحتار ج۳ ص ۳۹۷ کتاب الصوم باب مایفسد الصوم و مالا یفسدہٗ/فتاویٰ رضویہ ج ۱۰ ص ۵۱۱ ملخصاً)

مسواک کرنا

(۱۲) روزہ میں مسواک کرنا کسی وقت بھی مکروہ نہیں ہے چاہے مسواک خشک ہو یا تر اگرچہ پانی میں تر کی ہو زوال سے پہلے کرے یا بعد میں۔ (درمختار وردالمحتار ج۳ ص ۳۹۹ کتاب الصوم باب مایفسد الصوم و مالا یفسدہٗ)

لیکن اگر مسواک چبانے سے لکڑی کے ریزے چھوٹیں یا مزہ محسوس ہو تو ایسی مسواک نہیں کرنا چاہئے۔

(فتاویٰ رضویہ ج ۱۰ ص ۵۱۱)

پریشانی ظاہر کرنے کیلئے گیلا کپڑا لپیٹنا

(۱۳) روزہ کی حالت میں پریشانی ظاہر کرنے کے لئے بدن پر گیلا کپڑا لپیٹنا مکروہ ہے لیکن ٹھنڈک حاصل کرنے کے لئے نہانا یا بدن پر گیلا کپڑا لپیٹنا مکروہ نہیں ہے اسی طرح وضو اور غسل کے علاوہ ٹھنڈک پہنچانے کے لئے کلی کرنا یا ناک

میں پانی چڑھانا بھی مکروہ نہیں ہے ۔ (درمختار وردالمحتار ج ۳
ص ۳۹۹ ر ۴۰۰ کتاب الصوم باب مایفسد الصوم ومالا یفسدہٗ)

روزہ میں منجن اور ٹوتھ پیسٹ کرنا

(۱۴) روزہ کی حالت میں بے ضرورت صحیحہ ٹوتھ پیسٹ اور منجن کرنا مکروہ ہے جبکہ یہ یقین ہو کہ اس کا کوئی جز حلق میں نہیں جائے گا اگر اس کا کچھ حصہ حلق میں چلا گیا تو روزہ ٹوٹ جائے گا۔

(کمافی فتاویٰ رضویہ ج ۱۰ ص ۵۵۱ وفتاویٰ فقیہ ملت ج ۱ ص ۳۴۳)

روزہ میں ایسا کام کرنا جس سے کمزوری آئے

(۱۵) روزہ دار کو رمضان کے دنوں میں ایسا کام کرنا جائز نہیں ہے جس سے ایسی کمزوری آجائے کہ اس کی وجہ سے روزہ توڑنے کا غالب گمان ہو۔لہٰذا روٹی پکانے والے کو چاہیئے کہ دوپہر تک روٹی پکائے باقی دن میں آرام کرے۔یہی حکم معمار ومزدور وغیرہ مشقت کا کام کرنے والوں کا ہے کہ زیادہ کمزور ہو جانے کا اندیشہ ہو تو کام میں کمی کردیں تاکہ روزے ادا کرسکیں۔(درمختار وردالمحتار ج ۳
ص ۴۰۰ ر ۴۰۱ کتاب الصوم باب مایفسد الصوم ومالا یفسدہٗ)

مسئلہ۔ اگر کسی کی ایسی حالت ہے کہ روزہ رکھے گا تو کمزور ہو جائے گا اور کھڑے ہو کر نماز نہ پڑھ سکے گا تو اسے حکم ہے کہ روزہ رکھے اور نماز بیٹھ کر پڑھے۔ (درمختار ج۳ ص۴۰۲ کتاب الصوم باب مایفسد الصوم ومالا یفسدہٗ)

وہ عذر جن سے روزہ نہ رکھنے کی اجازت ہے

حسب ذیل نو عذروں میں سے اگر کوئی ایک عذر پایا جائے تو روزہ نہ رکھنے کی اجازت ہے یعنی اگر ان عذروں کی وجہ سے روزہ نہیں رکھا تو گنہ نہیں ہوگا۔ (۱) سفر (۲) حمل (۳) بچہ کو دودھ پلانا (۴) بیماری (۵) ہلاک ہو جانے کا ڈر (۶) نقصان عقل (۷) اکراہ (مجبوری) (۸) بڑھاپا (۹) جہاد،

(۱) **پہلا عذر سفر۔** سفر سے شرعی سفر مراد ہے یعنی اتنی دور جانے کے ارادہ سے نکلے کہ یہاں سے وہاں تک تین دن کی مسافت ہو (جو کہ تقریباً ۹۲ رکلومیٹر ہے) اگر چہ یہ سفر ناجائز کام کے لئے ہو۔ (درمختار وردالمحتار ج۳ ص۴۰۳ کتاب الصوم باب مایفسد الصوم ومالا یفسدہٗ فصل فی العوارض الخ)

مسئلہ۔ اگر دن میں سفر شروع کیا تو اس دن کا روزہ توڑنے کے لئے آج کا یہ سفر عذر نہیں ہے البتہ اگر سفر شروع کرنے کے بعد روزہ توڑ دیا تو کفارہ لازم نہیں آئے گا مگر گنہ

گار ہوگا۔ اور اگر سفر شروع کرنے سے پہلے روزہ توڑ دیا پھر سفر شروع کیا تو اب کفارہ لازم ہے اور اگر دن میں سفر کیا اور مکان پر کوئی چیز بھول گیا تھا اسے لینے کے لئے واپس گھر آیا اور گھر آ کر روزہ توڑ دیا تب بھی کفارہ واجب ہے۔

(درمختار ج ۳ ص ۴۱۶ کتاب الصوم باب مایفسد الصوم ومالایفسدہٗ فصل فی العوارض الخ رفتاویٰ عالمگیری ج ۱ ص ۲۰۶ر ۲۰۷ کتاب الصوم)

مسئلہ ۔ مسافر ضحوۂ کبریٰ یعنی نصف النہار شرعی (دوپہر) سے پہلے مقیم ہو گیا اور ابھی کچھ کھایا نہیں ہے تو اس پر روزہ کی نیت کر لینا واجب ہے۔ (درمختار ج ۳ ص ۴۱۶ کتاب الصوم باب مایفسد الصوم ومالایفسدہٗ فصل فی العوارض الخ)

مسئلہ ۔ مسافر کو سفر کے دوران روزہ رکھنا بہتر ہے جب کہ خود اس کو یا اُس کے ساتھی کو روزہ رکھنے کی وجہ سے تکلیف نہ پہنچے اور اگر خود اس کو یا اُس کے ساتھی کو سفر میں روزہ رکھنے میں ضرر و تکلیف ہو تو روزہ نہ رکھنا بہتر ہے۔ (درمختار ج ۳ ص ۴۰۵ کتاب الصوم باب مایفسد الصوم ومالایفسدہٗ فصل فی العوارض الخ)

(۲) دوسرا عذر حمل (۳) تیسرا عذر بچہ کو دودھ پلانا۔ یعنی حمل والی عورت اور بچہ کو دودھ پلانے والی

عورت کو خواہ وہ عورت بچہ کی ماں ہو یا دائی ہو اگر اپنی جان یا بچہ کو نقصان پہنچنے کا صحیح ڈر ہو تو انہیں اجازت ہے کہ وہ اس وقت روزہ نہ رکھیں۔ (درمختار وردالمحتار ج ۳ ص ۴۰۳ کتاب الصوم باب مایفسد الصوم و مالا یفسدہٗ فصل فی العوارض الخ)

(۴) **چوتھا عذر بیماری۔** یعنی روزہ رکھنے کی صورت میں بیمار کو بیماری بڑھ جانے یا دیر میں اچھا ہونے یا تندرست کو بیمار ہو جانے کا غالب گمان ہو تو ان کو اجازت ہے کہ اس دن روزہ نہ رکھیں۔ (درمختار وردالمحتار ج ۳ ص ۴۰۳ / ۴۰۴ کتاب الصوم باب مایفسد الصوم و مالا یفسدہٗ فصل فی العوارض الخ)

مسئلہ۔ بیماری کی ان مذکورہ حالتوں میں روزہ نہ رکھنے کی اجازت اس وقت ہے جب کہ ان کے پائے جانے کا غالب گمان ہو صرف وہم وخیال کافی نہیں ہے اور غالب گمان کی تین صورتیں ہیں (۱) اس کی ظاہری نشانی پائی جائے (۲) یا اس شخص کا ذاتی تجربہ ہو (۳) یا کسی سنی مسلمان طبیب حاذق غیر فاسق نے اسے بیماری کے بڑھنے یا ضرر ونقصان کی خبر دی ہو اور اگر نہ کوئی ظاہری نشانی ہو، نہ تجربہ ہو اور نہ اس طرح کے طبیب نے اسے بتایا ہو بلکہ کسی کافر یا فاسق طبیب

کے کہنے سے روزہ توڑ دیا تو کفارہ لازم آئے گا۔
(درمختار وردالمحتار ج ۳ ص ۴۰۴ کتاب الصوم باب مایفسد الصوم ومالایفسدہٗ فصل فی العوارض الخ) شوگر، بلڈ پریشر وغیرہ تمام بیماریوں کا یہی حکم ہے۔

(۵) پانچواں عذر ہلاک ہوجانے کا ڈر

(۶) چھٹا عذر نقصان عقل کا اندیشہ۔

یعنی روزہ دار کو اتنی شدت کی بھوک یا پیاس ہے کہ اسے ہلاک ہوجانے یا نقصان عقل کا صحیح اندیشہ ہے تو اسے روزہ نہ رکھنے کی جازت ہے۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۲۰۷ کتاب الصوم/درمختار ج ۳ ص ۴۰۲ کتاب الصوم باب مایفسد الصوم الخ فصل فی العوارض الخ)

اسی طرح اگر روزہ دار کو سانپ نے کاٹ لیا اور اسے جان جانے کا ڈر ہے تو اس صورت میں اسے اجازت ہے کہ وہ روزہ توڑ دے اور دوا کھائے۔ (درمختار وردالمحتار ج ۳ ص ۴۰۲، ۴۰۳ کتاب الصوم باب مایفسد الصوم ومالایفسدہ)

(۷) ساتواں عذر اکراہ۔ یعنی روزہ دار کو روزہ توڑنے پر مجبور کیا گیا تو اسے روزہ توڑ دینے کا اختیار ہے اگر روزہ نہیں توڑا اور صبر کیا تو وہ اجر پائے گا۔ (ردالمحتار ج ۳ ص ۴۰۲ کتاب الصوم باب مایفسد الصوم ومالایفسدہٗ فصل فی العوارض الخ)

عذر کی وجہ سے روزہ توڑنے والوں کے احکام

(۱) جن لوگوں نے عذر کی وجہ سے روزے توڑ دیئے اُن پر فرض ہے کہ عذر جانے کے بعد اُن کی قضا رکھیں اور ان قضا روزوں میں ترتیب فرض نہیں ہے مگر عذر ختم ہو جانے کے بعد دوسرے رمضان کے آنے سے پہلے قضا رکھ لیں اگر قضا نہیں کی اور رمضان آ گیا تو اب اِس رمضان کے روزے رکھیں پھر اس کے بعد قضا روزے رکھیں۔(در مختار ج ۳ ص ۴۰۵ کتاب الصوم باب مایفسد الصوم و مالا یفسدہٗ فصل فی العوارض الخ)

(۲) معذوروں کا اگر اسی عذر میں انتقال ہو گیا اور اتنا موقع نہیں ملا کہ روزوں کی قضا رکھ لیتے تو ان پر فدیہ کی وصیت کرنا واجب نہیں ہے۔(در مختار وردالمحتار ج ۳ ص ۴۰۶ / ۴۰۷ کتاب الصوم باب مایفسد الصوم و مالا یفسدہٗ)

(۳) اگر انھوں نے فدیہ کی وصیت کی اور ان کے وارث بھی ہیں تو یہ وصیت تہائی مال میں جاری ہوگی اور اگر وارث نہیں ہیں اور تمام مال سے فدیہ ادا ہوتا ہو تو سب مال فدیہ میں خرچ کر دینا لازم ہے۔(در مختار وردالمحتار ج ۳ ص ۴۰۶ / ۴۰۷ کتاب الصوم باب مایفسد الصوم و مالا یفسدہٗ)

(۴) اگر وارث صرف شوہر یا بیوی ہے تو وصیت کا تہائی مال نکالنے کے بعد اُن کا حق دیا جائے گا اِس کے بعد جو مال بچا اگر فدیہ میں خرچ ہوسکتا ہے تو فدیہ میں خرچ کر دیا جائے۔ (درمختار وردالمحتار ج ۳ ص ۴۰۶ / ۴۰۷ کتاب الصوم باب مایفسد الصوم ومالایفسدہٗ)

(۵) اگر اُنھیں اتنا موقع ملا کہ قضا روزے رکھ لیتے مگر نہیں رکھے تو ان پر فدیہ کی وصیت کرنا واجب ہے اگر انھوں نے وصیت نہیں کی بلکہ ان کے ولی نے اپنی طرف سے فدیہ دے دیا تو بھی جائز ہے مگر ولی پر دینا واجب نہیں ہے۔ (درمختار وردالمحتار ج ۳ ص ۴۰۶ / ۴۰۷ کتاب الصوم باب مایفسد الصوم الخ)

(۶) ان پر فدیہ کی وصیت صرف اتنے روزوں کی واجب ہے جن کے رکھنے پر قادر ہوے تھے مثلاً دس روزے قضا ہوئے تھے اور عذر جانے کے بعد پانچ روزوں پر قادر ہوے تھے کہ انتقال ہوگیا تو پانچ ہی کی وصیت واجب ہے۔
(درمختار ج ۳ ص ۴۰۷ کتاب الصوم باب مایفسد الصوم ومالایفسدہٗ فصل فی العوارض الخ)

ایک روزہ کا فدیہ

ایک روزہ کا فدیہ صدقۂ فطر کی مقدار ہے (یعنی دو کلو

پینتالیس گرام گندم یا اُس کی **قیمت**) (درمختار وردالمحتار ج ۳ ص ۴۰۶ کتاب الصوم باب مایفسد الصوم ومالا یفسدہٗ فصل فی العوارض الخ)

اگر آدمی مالدار ہے تو بہتر ہے کہ فدیہ ایک صاع (۴ کلو ۹۰ گرام) کشمش یا کھجور یا ان کی **قیمت** سے ادا کرے اسی طرح امیروں کو فطرہ اور کفارہ ایک صاع کشمش یا کھجور یا ان کی **قیمت** سے ادا کرنا زیادہ مناسب ہے۔

(۸) **آٹھواں عذر بڑھاپا۔** یعنی وہ بوڑھا شخص جو عمر کی اس حد کو پہنچ گیا کہ نہ اب روزہ رکھ سکے گا اور نہ آئندہ رکھنے کی امید ہے تو اسے روزہ نہ رکھنے کی اجازت ہے اور ہر روزہ کے بدلے فدیہ یعنی دونوں وقت ایک مسکین کو پیٹ بھر کھانا کھلانا یا ہر روزہ کے بدلے صدقۂ فطر کی مقدار مسکین کو دینا اُس پر واجب ہے۔ (درمختار وردالمحتار ج ۳ ص ۴۱۰ کتاب الصوم باب مایفسد الصوم ومالا یفسدہٗ فصل فی العوارض الخ)

فدیہ کب اور کسے دے

یہ اختیار ہے کہ شروع رمضان میں پورے رمضان کے روزوں کا فدیہ ایک بار میں دیدے یا آخر میں دے چاہے تو جتنے فدیہ ہوں اُتنے ہی مسکینوں کو دے اور یہ بھی جائز ہے کہ

ایک مسکین کو کئی دن کے فدیہ دیدے اور اس میں تملیک شرط نہیں ہے بلکہ اباحت کے طور بھی دے سکتا ہے۔ (درمختار ورد المحتار ج ۳ ص ۴۱۰ کتاب الصوم باب مایفسد الصوم و مالا یفسدہ فصل فی العوارض الخ)

فدیہ ہر اس شخص کو دے سکتے ہیں جسے فطرہ دے سکتے ہیں۔

بوڑھے شخص کے دیگر احکام

(۱) بوڑھا شخص گرمیوں میں روزہ نہیں رکھ سکتا مگر سردیوں میں رکھ سکتا ہے تو اسے گرمیوں میں نہ رکھنے کی اجازت ہے اور سردیوں میں ان کی قضا رکھنا اس پر فرض ہے اس صورت میں صرف فدیہ کافی نہیں ہوگا۔ (ردالمحتار ج ۳ ص ۴۱۰ کتاب الصوم باب مایفسد الصوم و مالا یفسدہ فصل فی العوارض الخ)

(۲) فدیہ دینے کے بعد روزے رکھنے کی طاقت آگئی تو روزوں کی قضا لازم ہے اور فدیہ صدقۂ نفل ہوگیا۔

(فتاویٰ عالمگیری ج ۱ ص ۲۰۷ کتاب الصوم)

(۳) بوڑھے شخص پر قسم کے کفارہ کا روزہ ہے اور وہ بڑھاپے کی وجہ سے نہیں رکھ سکتا تو اس روزہ کا فدیہ نہیں ہے لیکن اگر اس پر روزہ توڑنے یا ظہار کے کفارہ کا روزہ ہے تو ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائے۔ (فتاویٰ عالمگیری ا ص ۲۰۷ کتاب الصوم، در مختار ورد المحتار ج ۳ ص ۴۱۱ کتاب الصوم باب مایفسد الصوم و مالا یفسدہ)

(۹) **نواں عذر جہاد۔** یعنی مجاہد کو یقین ہے کہ اسے رمضان میں دشمن سے لڑنا ہے اور روزہ رکھنے کی صورت میں

وہ کمزور ہو جائے گا تو اسے روزہ نہ رکھنے کی اجازت ہے۔
(ردالمحتار ج۳ص۴۰۲ کتاب الصوم باب مایفسد الصوم و مالایفسدہٗ)

حیض ونفاس والی عورت کے احکام

(۱) حیض ونفاس کی حالت میں عورت کو روزہ رکھنا حرام ہے،
(عالمگیری ج۱ص۳۸)

(۲) حیض ونفاس کے دنوں میں جو فرض روزے چھوٹ گئے دوسرے دنوں میں ان کی قضا فرض ہے۔ (عالمگیری ج۱ص۳۸)

(۳) روزہ کی حالت میں عورت کو حیض یا نفاس آگیا تو روزہ ٹوٹ گیا بعد میں اس کی قضا کرے اگر روزہ فرض تھا تو قضا فرض ہے اور نفل تھا تو قضا واجب۔ (فتاویٰ عالمگیری ج۱ص۲۰۷ کتاب الصوم)

(۴) عورت صبح صادق سے پہلے رات میں حیض ونفاس سے پورے دس دن رات میں پاک ہوئی تو وہ بہر حال کل کا روزہ رکھے گی چاہے نہانے کا وقت ملا ہو یا نہ ملا ہو۔
(فتاویٰ عالمگیری ج۱ص۲۰۷ کتاب الصوم)

(۵) اگر دس دن سے کم میں پاک ہوئی اور ابھی صبح صادق ہونے میں اتنا وقت باقی ہے کہ نہانے کے بعد تھوڑا سا وقت بچے گا تب بھی کل کا روزہ رکھے گی اگرچہ نہ نہائی ہو۔ (فتاویٰ عالمگیری ج۱ص۲۰۷ کتاب الصوم)

(۶) اگر دس دن سے کم میں پاک ہوئی مگر نہانے کے بعد

وقت نہیں بچا بلکہ فارغ ہونے کے وقت ہی صبح صادق ہوگئی تو کل کا روزہ اُس پر نہیں ہے۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۲۰۷ کتاب الصوم)

(۷) اگر صبح صادق کے بعد پاک ہوئی تو اس پر آج کا روزہ نہیں ہے اگر رکھے گی تب بھی نہیں ہوگا۔ (درمختار و ردالمحتار ج ۳ ص ۳۸۵)

(۸) حیض و نفاس سے ٹھیک صبح صادق کے وقت پاک ہوئی یا صبح صادق کے بعد دن میں پاک ہوئی تو جو کچھ دن باقی ہے اسے روزہ دار کی طرح گزارنا واجب ہے اور ایسی بات جو روزہ کے خلاف ہے مثلاً کھانا پینا حرام ہے۔ (درمختار ج ۳ ص ۳۸۳ ودیگر کتب)

(۹) حیض و نفاس والی کے لئے اختیار ہے کہ چھپ کر کھائے یا ظاہراً روزہ دار کی طرح رہنا اُس پر ضروری نہیں مگر چھپ کر کھانا اولیٰ ہے خصوصاً حیض والی کے لئے۔ (بہارِ شریعت ح ۵ ص ۱۱۰)

مسئلہ۔ جس عورت کو استحاضہ کی شکایت ہے یعنی اسے بیماری کی وجہ سے خون آرہا ہے اس پر رمضان کے روزے رکھنا فرض ہے۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۳۹)

☆☆☆

متفرق مسائل

عیدین اور ایام تشریق میں روزہ کے احکام

(۱) عید الفطر، عید الاضحیٰ اور ایام تشریق یعنی گیارہ، بارہ، تیرہ ذی الحجہ کو روزہ رکھنا مکروہ تحریمی ہے۔ (درمختار و ردالمحتار ج۳ص۳۳۶)

(۲) اگر ان دنوں میں نفل روزہ رکھا تو اسے توڑ دینا واجب ہے اور اس کی قضا بھی نہیں ہے۔ (ردالمحتار ج۳ص۴۱۲ کتاب الصوم باب مایفسد الصوم ومالا یفسدہٗ)

(۳) اگر ان دنوں میں روزہ رکھنے کی منت مانی تو دوسرے دنوں میں منت پوری کرنا واجب ہے۔ (ردالمحتار ج۳ص۴۱۲ کتاب الصوم باب مایفسد الصوم ومالا یفسدہٗ)

(۴) اگر ان دنوں میں روزہ رکھنے کی منت مانی اور انہیں دنوں میں روزے رکھ لئے تو اگرچہ گناہ ہوا مگر منت ادا ہوگئی، (بہارشریعت ح۵ منت کے روزہ کا بیان)

یوم الشک یعنی تیسویں شعبان کو روزہ رکھنے کے احکام

(۱) یوم الشک یعنی شعبان کی تیسویں تاریخ کو خالص نفل کی نیت سے روزہ رکھنا جائز ہے۔ نفل کے علاوہ کوئی اور روزہ رکھنا مکروہ ہے چاہے مطلق روزہ کی نیت ہو یا فرض کی یا کسی

واجب کی، نیت معین کی ہو یا تردد کے ساتھ یہ سب صورتیں مکروہ ہیں۔(درمختار وردالمحتار ج۳ص۳۴۶، کتاب الصوم، بہار شریعت ح۵ص۸۵)

(۲)یوم الشک میں مقیم کے لئے کسی دوسرے واجب جیسے نذر، کفارہ، قضا کا روزہ رکھنا مکروہ تنزیہی ہے اور رمضان کی نیت سے روزہ رکھنا مکروہ تحریمی ہے، پھر اگر اس دن کا رمضان ہونا ثابت ہوجائے تو مقیم کے لئے یہ رمضان کا روزہ ہے اور اگر اس دن کا شعبان ہونا ثابت ہوا تو جس واجب روزہ کی نیت کی تھی وہ ہوا اور اگر کچھ حال ظاہر نہ ہوا تو واجب کی نیت بےکار گئی۔(درمختار وردالمحتار ج۳ص۳۴۷)

(۳)یوم الشک میں مسافر کے لئے کسی دوسرے واجب کی نیت سے روزہ رکھنا مکروہ نہیں ہے اور اس کا وہی روزہ ہوگا جسکی اس نے نیت کی ہے اگرچہ اس دن کا رمضان ہونا ثابت ہوجائے۔(درمختار وردالمحتار ج۳ص۳۴۷)

(۴)اگر شعبان کی تیسویں تاریخ ایسے دن آئی کہ اس دن روزہ رکھنے کی عادت ہے تو روزہ رکھنا افضل ہے جیسے کوئی شخص ہر پیر یا جمعرات کو روزہ رکھتا ہے اور تیسویں تاریخ اسی دن پڑی تو اسے روزہ رکھنا افضل ہے۔(درمختار وردالمحتار ج۳ ص۳۴۷/ بہارِشریعت ح۵ص۸۶)

(۵)اگر کوئی شخص کچھ دن پہلے سے روزے رکھ رہا تھا تو اب

یوم الشک میں روزہ رکھنا مکروہ نہیں۔مکروہ اسی صورت میں ہے کہ رمضان سے ایک یا دو دن پہلے روزہ رکھا جائے یعنی صرف تیس شعبان کو یا انتیس اور تیس کو۔(درمختار وردالمحتار ج ۳ ص ۳۴۷ ر بہارِ شریعت ح ۵ ص ۸۶)

(۶) شعبان کی تیس تاریخ اگر ایسے دن آئی کہ اس دن روزہ رکھنے کی نہ عادت ہے اور نہ کئی روز پہلے سے روزے رکھے تو اب خاص لوگ روزہ رکھیں عام لوگ روزہ نہ رکھیں بلکہ عام لوگوں کے لئے یہ حکم ہے کہ وہ ضحوۂ کبریٰ یعنی نصف النھار شرعی تک روزہ کے مثل رہیں یعنی کچھ کھائیں پئیں نہیں اور نہ روزہ کی نیت کریں ،اگر ضحوۂ کبریٰ تک چاند کا ثبوت ہو جائے تو رمضان کے روزہ کی نیت کر لیں ورنہ کھا پی لیں۔خاص لوگوں سے مراد صرف عالم نہیں بلکہ جو لوگ جانتے ہیں کہ یوم الشک میں اس طرح روزہ رکھا جاتا ہے وہ خاص ہیں ورنہ عام۔

(درمختار وردالمحتار ج ۳ ص ۳۴۸ ر ۳۴۹)

(۷) یوم الشک کے روزہ میں یہ پکی نیت کریں کہ یہ روزہ نفل ہے شک نہ رہے یعنی یوں نہ ہو کہ اگر رمضان ہے تو یہ روزہ رمضان کا ہے ورنہ نفل یا یوں کہ اگر آج رمضان کا دن ہے تو یہ روزہ رمضان کا ہے ورنہ کسی اور واجب کا کہ یہ دونوں صورتیں مکروہ ہیں۔پھر اگر اس دن کا رمضان ہونا ثابت

ہو جائے تو یہ روزہ فرض رمضان کا ہوگا ورنہ دونوں صورتوں میں نفل ہے اور گناہ بہر حال ہوگا۔

(درمختار ردالمحتار ج۳ص ۳۴۹ ، ۳۵۰ / فتاوی عالمگیری ج اص۲۰۰ / بہار شریعت ح۵ص۸۶)

اس کا حکم جس نے چاند دیکھا مگر گواہی نہیں مانی گئی

کسی نے رمضان یا عید کا چاند دیکھا مگر کسی شرعی وجہ سے گواہی نہیں مانی گئی مثلا یہ کہ وہ فاسق ہے یا تنہا اس نے عید کا چاند دیکھا کسی اور نے نہیں دیکھا تو اسے حکم ہے کہ اس دن روزہ رکھے اور اس روزہ کو توڑنا جائز نہیں ہے لیکن اگر توڑا تو کفارہ بھی لازم نہیں۔ پھر اگر چاند رمضان کا تھا اور اس نے اپنے حساب سے پورے تیس روزے رکھے مگر عید کے چاند کے وقت پھر بادل یا غبار ہے تو اسے بھی ایک دن اور روزہ رکھنے کا حکم ہے۔

(فتاوی عالمگیری ج ا ص ۱۹۸ / درمختار و ردالمحتار ج۳ص ۳۵۰، ۳۵۱)

دوسرے کی طرف سے روزہ رکھنے کا حکم

ایک شخص دوسرے کی طرف سے روزہ نہیں رکھ سکتا۔

(فتاویٰ عالمگیری ج اص ۲۰۷)

اذان تک سحری کھانے کا حکم

روزہ کا وقت صبح صادق سے لیکر سورج ڈوبنے تک ہے اس

لئے احتیاطا صبح صادق سے تھوڑی دیر پہلے سحری کھانا بند کردیں اور اذان کا انتظار نہ کریں کیونکہ اذان صبح صادق کے بعد ہوتی ہے اگر اذان تک سحری کی تو روزہ نہیں ہوگا۔اسی طرح احتیاطا افطار سورج ڈوبنے کے تھوڑی دیر بعد کریں البتہ افطار میں زیادہ دیر کرنا مکروہ ہے۔

سحری نہ کھانے والے کا حکم

اگر کسی وجہ سے سحری نہیں کھائی تب بھی روزہ رکھیں کیونکہ سحری کھانا سنت ہے روزہ کے لئے شرط نہیں ہے، بغیر سحری کے بھی روزہ ہوجاتا ہے۔

ہوائی جہاز میں افطار کرنے کا وقت

جو روزہ دار ہوائی جہاز میں سفر کررہا ہے وہ اس وقت روزہ افطار کرے جب اسے ہوائی جہاز میں سورج ڈوب جانے کا یقین ہو جائے کیونکہ سورج ڈوبنے کا اعتبار اس جگہ کا ہے جس جگہ روزہ دار ہے، لہذا ہوائی جہاز جس شہر کے اوپر ہے اس شہر میں سورج ڈوب چکا ہے مگر ہوائی جہاز سے سورج نظر آرہا ہے تو اسے ابھی روزہ افطار کرنے کی اجازت نہیں ہے۔(کمافی فتاوی فقیہ ملت ج ا ص ۳۴۱)

مسجدوں میں روزہ افطار کرنے کا حکم

اعتکاف کرنے والے کے علاوہ دوسرے لوگوں کو مسجد میں

کھانا، پینا، روزہ افطار کرنا جائز نہیں ہے، لہذا اگر دوسرے لوگ مسجد میں کھانا پینا اور افطار کرنا چاہتے ہیں تو اعتکاف کی نیت کر کے مسجد میں جائیں پہلے کچھ ذکر، نماز یا درود شریف پڑھیں پھر روزہ افطار کر سکتے ہیں۔(درمختار و ردالمحتار ج۲ص۴۳۵، کتاب الصلوۃ) مگر اس صورت میں بھی مسجد کا احترام ضروری ہے۔آجکل لوگ افطار کرتے وقت مسجدوں کی بڑی بے حرمتی کرتے ہیں جو ناجائز وحرام ہے۔مسجد کے متولیوں کی ذمہ داری ہے کہ اگر لوگ افطار کے وقت مسجد کا احترام نہ کریں تو انہیں مسجد میں افطار نہ کرنے دیں بلکہ مسجد کے علاوہ کسی ایسی جگہ جو خارج مسجد ہو افطار کا انتظام کریں ورنہ قیامت میں انہیں اس کا جواب دینا ہوگا۔(ھکذا فی انوار الحدیث ص ۲۳۸)

افطار کی دعا اور اس کے پڑھنے کا وقت

حضرت معاذ بن زھرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ جب روزہ افطار فرماتے تو یہ دعا کرتے

"اَللّٰھم لك صمت وعلی رزقك افطرت"

ترجمہ۔اے اللہ! میں نے تیرے لئے روزہ رکھا اور تیرے رزق پر افطار کیا(مشکوۃ ج۱ص۱۷۵بحوالہ ابوداؤد)

اس حدیث کے تحت حضرت ملا علی قاری علیہ الرحمہ مرقات

شرح مشکوۃ کتاب الصوم ج ۴ ص ۲۵۸ میں فرماتے ہیں کہ حضرت علامہ ابن الملک نے فرمایا کہ حضور ﷺ نے یہ دعا روزہ افطار کرنے کے بعد پڑھی۔ (فتاوی فیض الرسول ج ۱ ص ۵۱۶) مزید تفصیلات کے لئے دیکھئے "العروس المعطار فی زمن دعوۃ الافطار للامام احمد رضا علیہ الرحمہ" مشمولہ فتاوی رضویہ ج ۱۰ ص ۶۳۱۔

کچھ نفل روزے اور اُن کے فضائل

عاشورا یعنی دسویں محرم کا روزہ

حدیث۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے خود عاشورا کا روزہ رکھا اور اس کے رکھنے کا حکم فرمایا۔ (الترغیب والترھیب ج ۲ ص ۱۱۵ بحوالہ بخاری و مسلم)

حدیث۔ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا "رمضان کے بعد افضل روزہ محرم کا ہے" (الترغیب والترھیب ج ۲ ص ۱۱۴ بحوالہ مسلم، ترمذی، ابوداؤد، نسائی)

حدیث۔ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا "مجھے اللہ پر گمان ہے کہ عاشورہ کا روزہ ایک سال پہلے کے گناہوں کو مٹا دیتا ہے" (الترغیب والترھیب ج ۲ ص ۱۱۵ بحوالہ مسلم و ابنِ ماجہ وغیرھما)

حدیث۔ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا "جو عاشورہ کا روزہ رکھے اُس کے ایک سال کے گناہ بخش دیئے جاتے

ہیں‘‘ (الترغیب والترھیب ج۲ص۱۱۵بحوالہ طبرانی)

عرفہ یعنی نویں ذی الحجہ کا روزہ

حدیث۔ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا ’’مجھے اللہ پر گمان ہے کہ عرفہ کا روزہ ایک سال پہلے اور ایک سال بعد کے گناہ مٹا دیتا ہے۔ (الترغیب والترھیب ج۲ص۱۱۱بحوالہ مسلم، ابوداؤد ترمذی)

حدیث۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ عرفہ کے روزہ کو ہزار دن کے برابر بتاتے۔اور ایک روایت میں ہے کہ آپ فرماتے تھے کہ عرفہ کے دن کا روزہ ایک ہزار دنوں کی طرح ہے۔ (الترغیب والترھیب ج۲ص۱۱۲بحوالہ طبرانی وبیہقی)

پندرہویں شعبان کا روزہ

حدیث۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ’’جب شعبان کی پندرہویں رات آجائے تو اس رات کو قیام کرو (یعنی نفل نماز پڑھو) اور دن میں روزہ رکھو کیوں کہ اللہ تعالیٰ غروب آفتاب سے آسمانِ دنیا پر خاص تجلی فرماتا ہے اور فرماتا ہے ’’ہے کوئی بخشش چاہنے والا کہ اسے بخش دوں، ہے کوئی روزی طلب کرنے والا کہ اسے روزی دوں، ہے کوئی مصیبت میں مبتلا کہ اسے عافیت دوں، ہے کوئی ایسا، ہے کوئی ایسا اور یہ (ندا) اُس وقت تک فرماتا ہے کہ فجر

طلوع ہوجائے۔(الترغیب والترھیب ج۲ص۱۱۹بحوالہ ابنِ ماجہ)

حدیث۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ کو شعبان سے زیادہ کسی مہینے میں روزہ رکھتے میں نے نہیں دیکھا۔(الترغیب والترھیب ج۲ص۱۱۷بحوالہ بخاری مسلم، ابوداؤد، ترمذی)

شوال کے چھ روزے

حدیث۔ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا ''جس نے رمضان کے روزے رکھے پھر ان کے بعد چھ دن شوال میں روزے رکھے تو وہ ایسا ہے جیسے اس نے دہر (ہمیشہ) کا روزہ رکھا۔(الترغیب والترھیب ج۲ص۱۱۰بحوالہ مسلم، ترمذی، ابوداؤد)

حدیث۔ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا ''جس نے عید الفطر کے بعد چھ روزے رکھ لئے تو اس نے پورے سال کا روزہ رکھا کہ جو ایک نیکی لائے گا اُسے دس ملیں گی تو ماہِ رمضان کا روزہ دس مہینے کے برابر ہے اور ان چھ دنوں کے بدلے میں دو مہینے تو پورے سال کے روزے ہوگئے۔

(الترغیب والترھیب ج۲ص۱۱۰بحوالہ ابنِ ماجہ، نسائی)

حدیث۔ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا ''جس نے رمضان کے روزے رکھے پھر اس کے بعد چھ دن شوال میں روزے رکھے تو وہ گناہوں سے ایسے نکل گیا جیسے آج ہی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا ہے۔(الترغیب والترھیب ج۲ص۱۱۱

بحوالہ طبرانی اوسط)

ہر ماہ میں تین روزے خصوصاً ایامِ بیض یعنی تیرہ، چودہ، پندرہ کے روزے

حدیث۔ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا "ہر مہینے میں تین دن کے روزے ایسے ہیں جیسے دہر(ہمیشہ) کا روزہ"

(الترغیب والترھیب ج ۲ ص ۱۲۰ بحوالہ بخاری و مسلم)

حدیث۔ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا "جب مہینے میں تین روزے رکھنے ہوں تو تیرہ، چودہ، پندرہ کو رکھو" (الترغیب والترھیب ج ۲ ص ۱۲۳ بحوالہ، ترمذی، ابنِ ماجہ، احمد، نسائی)

حدیث۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے تین چیزوں کی وصیت فرمائی ہے ان میں ایک یہ ہے کہ ہر مہینے میں تین روزے رکھوں۔

(الترغیب والترھیب ج ۲ ص ۱۲۰ بحوالہ بخاری و مسلم و نسائی)

حدیث۔ ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ چار چیزوں کو نہیں چھوڑتے تھے۔ عاشورا، اور عشرۂ ذی الحجہ اور ہر مہینے میں تین دن کے روزے اور فجر کے پہلے دو رکعتیں۔ (سنن نسائی، کتاب الصیام باب کیف یصوم ثلاثۃ ایام الخ، حدیث ۲۴۱۳)

پیر اور جمعرات کے روزے

حدیث۔ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا "پیر اور جمعرات کو اعمال پیش کیے جاتے ہیں تو میں پسند کرتا ہوں کہ

میرا عمل اس وقت پیش ہو کہ میں روزہ سے ہوؤں۔(الترغیب والترھیب ج۲ص۱۲۴بحوالہ ترمذی)

حدیث۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ پیر اور جمعرات کا روزہ رکھتے تھے۔اس بارے میں عرض کیا گیا تو فرمایا بے شک پیر اور جمعرات کے دن اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کو بخش دیتا ہے مگر وہ دو شخص جنھوں نے آپس میں جدائی کرلی ہے ان کے بارے میں فرشتوں سے فرماتا ہے انھیں چھوڑ دو یہاں تک کہ صلح کرلیں۔

(الترغیب والترھیب ج۲ص۱۲۴بحوالہ ابنِ ماجہ)

حدیث۔ حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ سے پیر کے دن کے روزہ کا سبب پوچھا گیا تو فرمایا" اس میں میری پیدائش ہوئی اور اسی میں مجھ پر وحی نازل ہوئی"

(مسلم کتاب الصیام باب استحباب صیام ثلاثۃ ایام من کل شھر الخ)

بدھ، جمعرات اور جمعہ کے روزے

حدیث۔ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا" جس نے بدھ جمعرات اور جمعہ کو روزے رکھے اللہ تعالیٰ اُس کے لئے جنت میں ایک مکان بنائے گا جس کا باہر کا حصہ اندر سے اور اندر کا حصہ باہر سے دکھائی دے گا۔(الترغیب والترھیب ج۲ ص۱۲۶بحوالہ طبرانی اوسط)

حدیث۔ ایک دوسری حدیث میں فرمایا ''جو بدھ، جمعرات اور جمعہ کو روزہ رکھے اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں موتی یاقوت اور زبرجد کا محل بنائے گا اور اُس کے لئے دوزخ سے آزادی لکھ دے گا۔(الترغیب والترہیب ج ۲ص ۱۲۶ بحوالہ طبرانی اوسط)

تنہا جمعہ کا روزہ

حدیث۔ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا ''جمعہ کے دن کوئی روزہ نہ رکھے مگر اس صورت میں کہ اس سے پہلے یا بعد ایک دن اور روزہ رکھے۔(الترغیب والترہیب ج ۲ص ۱۲۷ بحوالہ بخاری ومسلم)

مسئلہ۔ جمعہ کا روزہ خاص اس نیت سے رکھنا کہ آج جمعہ ہے مکروہ ہے مگر ایسا مکروہ نہیں ہے جس کا توڑنا لازم ہو لہذا اگر رکھ کر توڑ دیا تو اس کی قضا لازم ہے۔(ماخوذ از فتاوی رضویہ ج ۱۰ص ۵۵۹)

صومِ داؤدی یعنی ایک دن روزہ رکھنا ایک دن افطار کرنا

حدیث۔ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا

''اللہ تعالیٰ کو روزوں میں داؤد علیہ السلام کے روزے زیادہ پسند ہیں۔وہ ایک دن روزہ رکھتے تھے اور ایک دن افطار کرتے تھے۔(الترغیب والترہیب ج ۲ص ۱۳۱ بحوالہ بخاری ومسلم)

ماہِ رجب کا روزہ

حضرت عثمان بن حکیم فرماتے ہیں کہ میں نے سعید بن جبیر سے رجب کے روزہ کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے فرمایا مجھ سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ اللہ کے رسول ﷺ روزہ رکھتے تھے یہاں تک کہ ہم کہتے کہ آپ افطار نہیں کریں گے اور افطار کرتے یہاں تک کہ ہم کہتے کہ آپ روزہ نہیں رکھیں گے۔" (شعب الایمان ج ۳ ص ۱۳۹۱ باب فی الصیام تخصیص شہر رجب بالذکر حدیث ۳۷۹۹)

حدیث۔ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا" جنت میں ایک نہر ہے جسے رجب کہتے ہیں یہ دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھی ہے جس نے رجب میں ایک دن کا روزہ رکھا تو اللہ تعالیٰ اسے اس نہر سے پلائے گا۔ (شعب الایمان ج ۳ ص ۱۳۹۲ حدیث ۳۸۰۰ باب فی الصیام تخصیص شہر رجب بالذکر)

۲۷/رجب کا روزہ

حدیث ۔ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا" رجب میں ایک دن اور رات ہے جو اس دن کا روزہ رکھے اور رات میں نفل پڑھے تو وہ ایسا ہے جیسے اس نے سو سال کے روزے رکھے اور سو سال شب بیداری کی اور وہ ۲۷/رجب ہے اور اسی تاریخ میں اللہ

تعالیٰ نے محمد ﷺ کو مبعوث فرمایا۔(شعب الایمان للبیھقی ج ۳ ص ۱۳۹۷، باب فی الصیام تخصیص شھر رجب بالذکر حدیث ۳۸۱۱)

حدیث۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''رجب میں ایک رات ہے اس میں نیک عمل کرنے والے کو سو سال کی نیکیوں کا ثواب ملتا ہے اور وہ رجب کی ستائیسویں رات ہے جو اس رات میں بارہ رکعت نماز پڑھے ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ اور ایک سورت پڑھے اور ہر دو رکعت پر التحیات پڑھے اور آخر میں سلام پھیرے پھر سلام کے بعد سو مرتبہ ''سبحان اللہ والحمد للہ ولا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر'' اور سو بار استغفار سو بار نبی کریم ﷺ پر درود شریف پڑھے اور اپنی دنیا و آخرت سے جس چیز کی چاہے دعا مانگے اور صبح کو روزہ رکھے تو اللہ تعالیٰ اس کی سب دعائیں قبول فرمائے سوائے اس دعا کے جو گناہ کے لئے ہو۔

(شعب الایمان للبیھقی ج ۳ ص ۹۸/۱۳۹۷، باب فی الصیام تخصیص شھر رجب بالذکر حدیث ۳۸۱۲)

حدیث۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا ''ستائیس رجب کو مجھے مبعوث کیا گیا جو اس دن کا روزہ رکھے اور افطار کے وقت دعا کرے تو یہ اس کے لئے دس سال کے گناہوں کا کفارہ ہو۔(فتاوی رضویہ ج ۱۰ ص ۶۴۸ بحوالہ تنزیہ الشریعۃ

ج ۳ ص ۱۶۱ کتاب الصوم)

حدیث۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے موقوفا مروی ہے "جو رجب کی ستائیس تاریخ کو روزہ رکھے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے ساٹھ مہینوں کے روزوں کا ثواب لکھے اور یہ وہ دن ہے جس میں جبریل علیہ السلام محمد ﷺ کے لئے پیغمبری لے کر حاضر ہوئے۔ (فتاوی رضویہ ج ۱۰ ص ۶۴۹ بحوالہ تنزیہ الشریعۃ بحوالہ جزءابی معاذ کتاب الصوم ج ۳ ص ۱۶۱، حدیث ۴۱)

ھدایت۔ ۲۷/رجب کا روزہ اور رات میں نفل نماز کی فضیلت میں جو روایتیں آئی ہیں اگر چہ وہ سند کے اعتبار سے ضعیف ہیں مگر تمام علما کا اس پر اجماع و اتفاق ہے کہ ضعیف حدیث فضائل میں مقبول و قابل عمل ہے اس لئے اس رات میں عبادت کرنا اور دن میں روزہ رکھنا جائز ہے۔ اس رات کی عبادت اور دن کے روزہ کو بدعت و ناجائز بتانا اور لوگوں کو اس میں عبادت و روزہ سے روکنا زیادتی اور لوگوں کو نیک کام اور خیر سے روکنا ہے۔

نفل روزہ توڑنے کا حکم

نفل روزہ شروع کرنے سے لازم ہو جاتا ہے اگر توڑا تو اس کی قضا واجب ہے۔ نفل روزہ قصداً نہیں توڑا بلکہ بلا اختیار ٹوٹ گیا مثلاً روزہ دار عورت ہے اسے روزہ کی حالت میں حیض آ گیا جب بھی اس کی قضا واجب ہے۔ (درمختار ج ۳ ص ۴۱۱ کتاب الصوم باب ما یفسد الصوم الخ)

شوہر کی اجازت کے بغیر نفل روزہ نہ رکھنے کا حکم

بیوی شوہر کی اجازت کے بغیر نفل، منت اور قسم کے روزے نہ رکھے اگر رکھے تو شوہر تڑوا سکتا ہے اور توڑنے پر قضا واجب ہے اور ان کی قضا میں بھی شوہر کی اجازت چاہئے، البتہ اگر شوہر بیماری یا سفر یا احرام کی حالت میں ہے تو ان حالتوں میں اس کی اجازت کے بغیر بلکہ وہ منع کرے تب بھی قضا رکھ سکتی ہے، لیکن ان حالتوں میں بھی نفل روزہ شوہر کی اجازت کے بغیر نہیں رکھ سکتی۔ (درمختار و ردالمحتار ج ۳ ص ۴۱۵، کتاب الصوم، باب مایفسد الصوم ومالا یفسدہ)

مسئلہ۔ بیوی رمضان اور قضائے رمضان کے روزے شوہر کی اجازت کے بغیر بھی رکھ سکتی ہے بلکہ اگر شوہر منع کرے تب بھی رکھنے کا حکم ہے۔ (ردالمحتار ج ۳ ص ۴۱۵، کتاب الصوم، باب مایفسد الصوم)

اعتکاف کا بیان

اعتکاف کے فضائل

حدیث۔ اللہ کے رسول ﷺ نے اعتکاف کرنے والے کے بارے میں فرمایا ''وہ گناہوں سے رکا رہتا ہے اور اسے نیکیوں سے اتنا ثواب ملتا ہے جیسے اس نے تمام نیکیاں کیں''

(ابن ماجہ ابواب ماجاء فی الصیام، باب فی ثواب الاعتکاف)

حدیث۔ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا ''جس نے

رمضان میں دس دنوں کا اعتکاف کیا وہ ایسا ہے جیسے اس نے دو حج اور دو عمرے کئے" (شعب الایمان، باب فی الاعتکاف ج۳ص۱۴۴۵)

حدیث۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے اللہ کے رسول ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا "جس نے اللہ کی رضا کے لئے ایک دن کا اعتکاف کیا تو اللہ تعالی اس کے اور دوزخ کے درمیان تین خندقیں بنائے گا کہ ہر خندق کی دوری زمین و آسمان کی دوری سے زیادہ ہے۔
(شعب الایمان ج۳ص۱۴۴۵، باب فی الاعتکاف)

حدیث۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ "اللہ کے رسول ﷺ رمضان کے آخری دس دنوں میں اعتکاف فرماتے تھے (مسلم، کتاب الاعتکاف، باب اعتکاف العشر الاواخر من رمضان)

اعتکاف کا معنی

اللہ تعالی کے لئے مسجد میں نیت کے ساتھ ٹھہرنے کو اعتکاف کہتے ہیں۔ (درمختار وردالمحتار ج۳ص۴۲۸/۲۹، باب الاعتکاف)

اعتکاف کی شرطیں

اعتکاف کی دو شرطیں ہیں (۱) پہلی شرط مسجد، (۲) دوسری شرط اعتکاف کرنے والے کا مسلمان، عاقل اور جنابت سے پاک ہونا اور عورت ہے تو اس کا حیض ونفاس سے پاک ہونا

بھی شرط ہے۔البتہ بالغ ہونا شرط نہیں ہے بلکہ نابالغ بچہ جو تمیز اور سمجھ رکھتا ہو اعتکاف کرسکتا ہے۔(درمختار و ردالمحتار ج ۳ ص ۴۲۹،۴۳۰،باب الاعتکاف)

مسئلہ۔ اعتکاف ہر مسجد میں جائز ہے البتہ مسجد جماعت یعنی ایسی مسجد جس میں امام و موذن مقرر ہوں اگرچہ پانچوں وقت کی جماعت نہ ہوتی ہو اعتکاف زیادہ مناسب ہے۔
(درمختار و ردالمحتار ج ۳ ص ۴۲۹،باب الاعتکاف)

مسئلہ۔ عورت مسجد بیت یعنی گھر میں جو جگہ اس نے نماز کے لئے مقرر کر رکھی ہے اس میں اعتکاف کرے،اگر گھر میں اس نے نماز کے لئے کوئی جگہ مقرر نہیں کی ہے تو وہ گھر میں اعتکاف نہیں کرسکتی،اگر اعتکاف کا ارادہ ہے تو پہلے گھر میں کوئی جگہ نماز کے لئے مقرر کرلے پھر اس میں اعتکاف کرے۔(درمختار و ردالمحتار ج ۳ ص ۴۲۹،باب الاعتکاف)

اعتکاف کی تین قسمیں ہیں

(۱)واجب،(۲)سنت موکدہ،(۳)مستحب۔

واجب اعتکاف اور اس کے مسائل

(۱)واجب اعتکاف منت کا اعتکاف ہے اس کے واجب ہونے کے لئے ضروری ہے کہ زبان سے منت مانی ہو صرف دل میں نیت کرنے سے واجب نہیں ہوگا۔(درمختار و ردالمحتار ج ۳ ص ۴۳۰،باب الاعتکاف)

(۲)واجب اعتکاف میں روزہ رکھنا شرط ہے بغیر روزہ کے نہیں ہوگا یہاں تک کہ اگر ایک مہینے کے اعتکاف کی منت مانی اور یہ کہا کہ روزہ نہیں رکھے گا تب بھی روزہ رکھنا واجب ہے۔(درمختار ورد المحتار ج ۳ ص ۴۳۱، باب الاعتکاف)

(۳)صرف رات کے اعتکاف کی منت ماننا صحیح نہیں ہے کیونکہ رات میں روزہ نہیں ہوسکتا ،ایک دن رات کے اعتکاف کی منت مانی تو یہ منت صحیح ہے ، اسی طرح کھانا کھانے کے بعد آج کے اعتکاف کی منت ماننا صحیح نہیں ہے،

(درمختار ج ۳ باب الاعتکاف رعالمگیری ج ۱ باب الاعتکاف)

(۴)اگر ضحوی کبری کے بعد منت مانی اور روزہ نہیں تھا تو منت صحیح نہیں کہ اب روزہ کی نیت نہیں ہوسکتی ،ضحوی کبری سے پہلے روزہ کی نیت کی تو نیت صحیح ہے مگر منت صحیح نہیں ہے کیونکہ یہ روزہ نفل ہے اور اعتکاف میں واجب روزہ چاہئے

(بہار شریعت ح ۵ اعتکاف کا بیان ملخصا)

(۵)نفل روزہ رکھ کر اس دن کے اعتکاف کی منت مانی تو یہ منت صحیح نہیں ہے کہ اعتکاف واجب کے لئے نفل روزہ کافی نہیں ہے۔(عالمگیری ج ۱ ص ۲۱۱)

(۶)رمضان کے اعتکاف کی منت مانی تو رمضان کے روزے ہی اس اعتکاف کے لئے کافی ہیں ،روزے رکھ لئے اور اعتکاف نہیں کیا تو اب ایک مہینے کے روزے رکھے اور

اس کے ساتھ اعتکاف کرے، دوسرے رمضان میں یہ اعتکاف نہیں کرسکتا، اگر روزے بھی نہیں رکھے تھے تو اب قضا روزوں کے ساتھ اعتکاف کی منت پوری کرے۔(عالمگیری ج ا ص ۲۱۱)

(۷) ایک دن کے اعتکاف کی منت مانی تو اس میں رات داخل نہیں صبح صادق سے پہلے مسجد میں چلا جائے اور غروب کے بعد نکل آئے۔

(۸) دو دن یا زیادہ دنوں کی منت مانی اور صرف دن مراد لیا تو صرف دن کا اعتکاف واجب ہوا چاہے اتنے دنوں کا اعتکاف لگاتار رکھے یا متفرق طور پر اگر دن رات دونوں مراد لئے یا کچھ نیت نہیں کی تو دن رات کا اعتکاف لگاتار واجب ہے متفرق طور پر نہیں کرسکتا۔

(۹) اگر دو یا زیادہ راتوں کے اعتکاف کی منت مانی اور صرف راتیں مراد لیں تو یہ منت صحیح نہیں ہے کیونکہ اعتکاف کے لئے روزہ شرط ہے اور رات میں روزہ نہیں ہوسکتا، اگر دن رات دونوں مراد لئے یا کچھ نیت نہیں کی تو دن رات کا لگاتار اعتکاف واجب ہے۔(عالمگیری ج ا ص ۲۱۳/۲۱۴)

(۱۰) بیوی نے اعتکاف کی منت مانی تو شوہر منت پوری کرنے سے روک سکتا ہے، اس صورت میں بائن ہونے یا شوہر کی موت کے بعد منت پوری کرے البتہ اجازت دینے

کے بعد نہیں روک سکتا۔ (عالمگیری ج ا ص ۲۱۱)

سنت موکدہ اعتکاف اور اس کے مسائل

(ا) سنت موکدہ اعتکاف رمضان کے آخر کے پورے دس دنوں میں ہوتا ہے یعنی بیسویں رمضان کو سورج ڈوبتے وقت اعتکاف کی نیت سے مسجد میں چلا جائے اور تیسویں رمضان کو سورج ڈوبنے کے بعد یا انتیسویں رمضان کو چاند ہونے کے بعد مسجد سے نکلے۔ اگر بیسویں رمضان کو مغرب کے بعد مسجد میں گیا تو اعتکاف سنت ادا نہیں ہوگا۔ (درمختار وردالمحتار ج ۳ ص ۴۳۰، باب الاعتکاف)

(۲) رمضان کا یہ اعتکاف سنتِ کفایہ ہے شہر میں ایک نے کرلیا سب بری الذمہ ہوگئے اگر کسی نے نہیں کیا تو سب کی پکڑ ہوگی۔

(درمختار وردالمحتار ج ۳ ص ۴۳۰ باب الاعتکاف ر بہار شریعت اعتکاف کا بیان)

(۳) اس اعتکاف سنت میں بھی روزہ شرط ہے بغیر روزہ کے نہیں ہوگا، اگر مریض یا مسافر نے اعتکاف کیا اور روزہ نہیں رکھا تو اعتکاف سنت ادا نہیں ہوا بلکہ یہ اعتکاف نفل ہوا۔ (ردالمحتار ج ۳ ص ۴۳۱ باب الاعتکاف)

(۴) پورے دس دن کا اعتکاف سنت ہے ایک دن بھی کم ہوا تو سنت ادا نہیں ہوگی۔ (ردالمحتار ج ۳ ص ۴۳۰ باب الاعتکاف) جو لوگ رمضان کے آخری عشرہ میں ایک دن، تین دن، سات دن کا اعتکاف کرتے ہیں تو یہ اعتکاف نفل ہے سنت نہیں

،اور نفل اعتکاف کبھی بھی کر سکتے ہیں۔

معتکف کو بلا عذر مسجد سے نکلنا حرام ہے

واجب اور سنت اعتکاف میں بغیر عذر مسجد سے نکلنا حرام ہے نکلا تو اعتکاف ٹوٹ جائے گا اگر چہ بھول کر نکلا ہو۔اسی طرح عورت مسجد بیت سے بغیر عذر نہ نکلے،نکلی تو اعتکاف ٹوٹ گیا اگر چہ گھر ہی میں رہے۔ (درمختار و ردالمحتار ج ۳ ص ۴۳۴/۴۳۵ باب الاعتکاف)

مسجد سے باہر نکلنے کے عذر

مسجد سے باہر نکلنے کے دو عذر ہیں(۱) **پہلا عذر طبعی حاجت** یعنی ایسی حاجت جو مسجد میں پوری نہ ہو سکے جیسے پاخانہ، پیشاب، وضو اور غسل فرض ہو تو غسل، مگر وضو اور غسل میں یہ شرط ہے کہ مسجد میں نہ ہو سکیں یعنی مسجد میں کوئی ایسی چیز نہ ہو جس میں وضو اور غسل کا پانی لیا جا سکے اگر مسجد میں لگن ٹب وغیرہ کوئی چیز موجود ہے جس میں وضو و غسل کا پانی لیا جا سکتا ہے یا مسجد میں وضو و غسل کے لئے جگہ بنی ہے یا مسجد میں حوض ہے تو اب باہر نکلنا جائز نہیں ہے، نکلے گا تو اعتکاف ٹوٹ جائے۔(درمختار و ردالمحتار ج ۳ ص ۴۳۵ باب الاعتکاف)

(۲) **دوسرا عذر شرعی حاجت** جیسے عید یا جمعہ کی نماز کے لئے دوسری مسجد میں جانا جبکہ اس مسجد میں یہ نمازیں نہ ہوتی ہوں، یونہی اذان کے لئے منارہ پر جانا جبکہ اس پر

جانے کا راستہ باہر سے ہو۔(درمختار و ردالمحتار ج۳ص ۴۳۵/
۴۳۶ باب الاعتکاف)

اسی طرح جس مسجد میں اعتکاف کیا ہے اس میں جماعت نہیں ہوتی ہے تو جماعت کے لئے مسجد سے نکلنا جائز ہے۔
(ردالمحتار ج۳ص ۴۳۷ باب الاعتکاف)

کن چیزوں سے اعتکاف ٹوٹتا اور کن سے نہیں

(۱) معتکف کو پاخانہ، پیشاب کے لئے مسجد سے باہر جانا پڑے تو فارغ ہونے کے بعد فوراً چلا آئے راستہ میں ٹھہرنا جائز نہیں ہے۔(ردالمحتار ج۳ص ۴۳۵ باب الاعتکاف)

(۲) معتکف پاخانہ، پیشاب کے لئے مسجد سے باہر گیا اور اسے قرض خواہ نے روک لیا تو اس کا اعتکاف ٹوٹ جائے گا
(عالمگیری ج۱ص۲۱۲)

(۳) معتکف کو مجبور کر کے مسجد سے نکال دیا گیا یا مسجد گر گئی اور وہ فوراً دوسری مسجد میں چلا گیا تو اعتکاف نہیں ٹوٹا۔
(عالمگیری ج۱ص۲۱۲)

(۴) معتکف گواہی دینے کے لئے یا بیمار کی عیادت کے لئے یا نماز جنازہ کے لئے اگرچہ کوئی دوسرا پڑھنے والا نہ ہو یا ڈوبنے، یا جلنے والے کو بچانے کے لئے مسجد سے باہر گیا تو اعتکاف ٹوٹ جائے گا۔(عالمگیری ج۱ص ۲۱۲ / ردالمحتار ج۳ ص ۴۳۸، باب الاعتکاف)

(۵) اگر اعتکاف منت کا ہے اور منت مانتے وقت یہ شرط کر لی تھی کہ بیمار کی عیادت، نماز جنازہ اور علم کی مجلس میں حاضر ہوگا تو اب ان کاموں کے لئے جانے سے اعتکاف نہیں ٹوٹے گا، مگر یہ ضروری ہے کہ یہ بات زبان سے کہی ہو صرف نیت کافی نہیں ہے (عالمگیری ج ۱ ص ۲۱۲ / در مختار ج ۳ ص ۴۳۹، باب الاعتکاف)

(۶) معتکف کو بیوی کا بوسہ لینا، چھونا، گلے لگانا حرام ہے اگر بوسہ لینے، چھونے، گلے لگانے سے انزال ہو گیا تو اعتکاف ٹوٹ جائے گا اگر انزال نہیں ہوا تو نہیں ٹوٹے گا یونہی جماع کرنا حرام ہے اور جماع سے مطلقا اعتکاف ٹوٹ جائے گا انزال ہو یا نہ ہو، جماع قصدا ہو یا بھول کر، دن میں ہو یا رات میں۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۲۱۳ / در مختار ج ۳ ص ۴۴۲، باب الاعتکاف)

(۷) معتکف کو احتلام ہوا یا خیال جمانے سے انزال ہو گیا تو اعتکاف نہیں ٹوٹا۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۲۱۳ / در مختار ج ۳ ص ۴۴۳، باب الاعتکاف)

(۸) معتکف مسجد میں سو رہا تھا نہانے کی حاجت ہو گئی اور غسل کے لئے مسجد سے باہر جانا ہے تو مستحب ہے کہ اسی وقت تیمّم کرے اگر چہ مسجد کی زمین یا دیوار سے اور فورا باہر چلا جائے اور اگر کسی عذر صحیح سے باہر نہ جا سکے تو ٹھہرنے کے

لئے تیمّم کرنا واجب ہے بغیر تیمّم مسجد میں نہ ٹھہرے کہ بحال جنابت مسجد میں ٹھہرنا اسی طرح اس میں چلنا پھرنا حرام ہے اور جو تیمّم مسجد سے نکلنے یا اس میں ٹھہرنے کے لئے کیا اس سے نماز اور تلاوت قرآن نہیں کرسکتا نماز وتلاوت کے لئے دوسرا تیمّم کرنا ہوگا۔ (فتاوی رضویہ قدیم ج۱ص۶۳۶/۶۳۷ملخصا)

(۹) معتکف کے دن میں بھول کر کھانے سے اعتکاف نہیں ٹوٹتا ہے، یونہی گالی گلوچ، جھگڑا وغیرہ سے اعتکاف نہیں ٹوٹتا ہے مگر بے نور و بے برکت ہو جاتا ہے (عالمگیری ج۱ ص۲۱۳/بہار شریعت ح۵، اعتکاف کا بیان)

(۱۰) معتکف پر بیہوشی یا دیوانگی اتنی زیادہ دیر تک طاری رہی کہ روزہ نہ ہوسکے گا تو اعتکاف جاتا رہا اور صحت مند ہونے کے بعد اس کی قضا واجب ہے اگرچہ کئی سال بعد صحت مند ہو۔ (عالمگیری ج۱ص۲۱۳/درمختار ج۳ص۴۴۳، باب الاعتکاف

(۱۱) معتکف مسجد کے اندر حالت اعتکاف میں نکاح کرسکتا ہے لیکن اس کے لئے مسجد سے باہر گیا تو اعتکاف ٹوٹ جائے گا۔ (عالمگیری ج۱ ص۲۱۳/درمختار ج۳ ص ۴۴۰ باب الاعتکاف)

ھدایت ۔ مسجدوں میں نکاح خوانی کے وقت دولہا اور حاضرین کو نفل اعتکاف کی نیت کرلینا چاہئے تاکہ جب تک مسجد میں رہیں اعتکاف کا ثواب پاتے رہیں۔

(۱۲) معتکف اپنی یا اپنے بال بچوں کی ضرورت سے مسجد میں کوئی چیز خرید یا بیچ سکتا ہے شرط یہ ہے کہ وہ چیز مسجد میں نہ ہو اگر ہو تو تھوڑی ہو جو جگہ نہ گھیرے لیکن تجارت کی غرض سے کوئی چیز خریدنا یا بیچنا جائز نہیں ہے اگر چہ وہ چیز مسجد میں نہ ہو البتہ اگر ان کاموں کے لئے مسجد سے باہر گیا تو اعتکاف ٹوٹ جائے گا۔ (درمختار ورد المحتار ج ۳ ص ۴۴۰، باب الاعتکاف)

(۱۳) معتکف کو مسجد میں ہی کھانے، پینے اور سونے کا حکم ہے اگر کھانے پینے اور سونے کے لئے مسجد سے باہر گیا تو اعتکاف فاسد ہو جائے گا۔ (درمختار ج ۳ ص ۴۴۰، باب الاعتکاف)

(۱۴) مسجد میں احتیاط کے ساتھ کھائے پیئے تا کہ مسجد آلودہ نہ ہو کیونکہ مسجد میں ایسا کھانا پینا کہ مسجد میں گرے اور مسجد آلودہ ہو مطلقا حرام ہے کھانے والا معتکف ہو یا غیر معتکف (احکام شریعت ح ا ص ۱۳۴ رفتاوی رضویہ ج ۳ ص ۵۹۳)

(۱۵) کچی پیاز، لہسن، بیڑی، سگریٹ، تمباکو وغیرہ بدبودار چیزیں مسجد میں نہ کھائے کہ مسجد میں بدبودار چیز کھانا، لے جانا یا باہر سے کھا کر جانا منع ہے۔

(۱۶) معتکف نہ چپ رہے، نہ غیر ضروری باتیں کرے بلکہ نماز، ذکر، تسبیح، کلمہ، تلاوت قرآن، درود، حدیث، علم دین کے درس و تدریس، انبیاء و اولیاء کے ذکر، ان کی سیرت و

واقعات اور دینی کتابیں پڑھنے میں مشغول رہے (درمختار ج۳ص۴۴۲، باب الاعتکاف)

(۱۷)نیوز پیپر، ناول، افسانے اور غیر اسلامی کتابیں نہ پڑھے، انٹرنیٹ، فیس بک، واٹ شاپ اور موبائل کے استعمال سے بچے کیونکہ مسجدیں کھیل کود، لہو ولعب اور دنیا داری کے لئے نہیں ہیں بلکہ عبادت اور اللہ کے ذکر کے لئے ہیں، ارشاد رسول ﷺ ہے" مسجدیں اللہ تعالی کے ذکر کے لئے ہیں (مسلم) اور فرمایا" جو شخص کسی کو مسجد میں گمشدہ چیز کا اعلان کرتے ہوئے سنے تو کہے اللہ تجھے وہ چیز نہ لوٹائے کیونکہ مسجدیں اس لئے نہیں بنیں" (مسلم)

(۱۸)معتکف کا ثواب سمجھ کر چپ رہنا مکروہ تحریمی ہے، ثواب نہ سمجھے تو حرج نہیں، مباح بات جس میں نہ ثواب ہے نہ گناہ وہ بھی معتکف کو بلا ضرورت مکروہ ہے ضرورت ہوتو حرج نہیں، ویسے بھی بلا ضرورت مسجد میں مباح بات نہیں کرنا چاہئے کیونکہ یہ نیکیوں کو ایسے کھا جاتی ہے جیسے آگ سوکھی ہوئی لکڑی کو۔ (درمختار ج۳ص ۴۴۱/۴۴۲، باب الاعتکاف)

معتکف کو چاہئے کہ وہ اپنی زبان کو گندی بات، گالی گلوچ غیبت، چغلی، خرافات بکنے اور بلا ضرورت دنیوی باتوں سے محفوظ رکھے کہ ان سے اعتکاف کی نورانیت اور برکت چلی جاتی ہے۔

مستحب اعتکاف

واجب اور سنت اعتکاف کے علاوہ جو اعتکاف کیا جائے وہ مستحب ہے، اس کے لئے کوئی خاص وقت مقرر نہیں ہے بلکہ جب بھی مسجد میں داخل ہوں اعتکاف کی نیت کرلیں، جب تک مسجد میں رہیں گے اعتکاف میں رہیں گے جب نکل آئیں گے اعتکاف ختم ہوجائے گا، اس اعتکاف کے لئے روزہ شرط نہیں ہے ۔ (درمختار و ردالمحتار ج۳ ص۴۳۱ ،باب الاعتکاف/عالمگیری ج۱ ص۲۱۱)

اعتکاف کی نیت

''نَوَیتُ سُنّۃَ الاِعتِکَافِ''

ترجمہ۔میں نے سنت اعتکاف کی نیت کی۔

اعتکاف کی قضا کے مسائل

(۱) نفل اعتکاف کی قضا نہیں ہے، سنت اور واجب اعتکاف کی قضا ہے۔ (ردالمحتار ج۳ ص۴۳۴/۴۳۷، باب الاعتکاف)

(۲) سنت اعتکاف جو رمضان کے آخری عشرہ میں ہوتا ہے اسے توڑا تو جس دن کا توڑا صرف اسی دن کی قضا ہے پورے دس دنوں کی قضا واجب نہیں ہے۔ (ردالمحتار ج۳ ص ۴۳۴/۴۳۷، باب الاعتکاف)

(۳) منت کا اعتکاف توڑا تو اگر منت کسی معین مہینے کی تھی تو

جودن باقی ہیں ان کی قضا ہے،اور اگر منت میں اعتکاف لگاتار واجب ہوا تھا تو نئے سرے سے قضا ہے ،اگر لگاتار واجب نہیں ہوا تھا تو باقی دنوں کی قضا ہے۔

(ردالمحتار ج۳ص۴۳۴ر۴۳۷،باب الاعتکاف)

(۴)اعتکاف قصدا توڑا یا کسی عذر کی وجہ سے چھوڑ دیا بہر صورت اس کی قضا واجب ہے مثلا معتکف بیمار ہو گیا،یا اس پر لمبی بے ہوشی یا دیوانگی طاری ہوگئی،یا عورت کو حیض یا نفاس آ گیا تو بھی قضا واجب ہے اور ان صورتوں میں جتنے دنوں کا اعتکاف چھوٹا ہے اتنے دنوں کی قضا ہے،اگر سب چھوٹا تو سب کی قضا ہے اور منت میں اگر لگاتار واجب ہوا تھا تو لگاتار سب کی قضا ہے۔

(ردالمحتار ج۳ص۴۳۷،باب الاعتکاف)

☆☆☆

مصنف کی دیگر کتابیں

